ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

ستمبر 2024ء

”اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا“ (سورۃ ابراہیم 8:14)

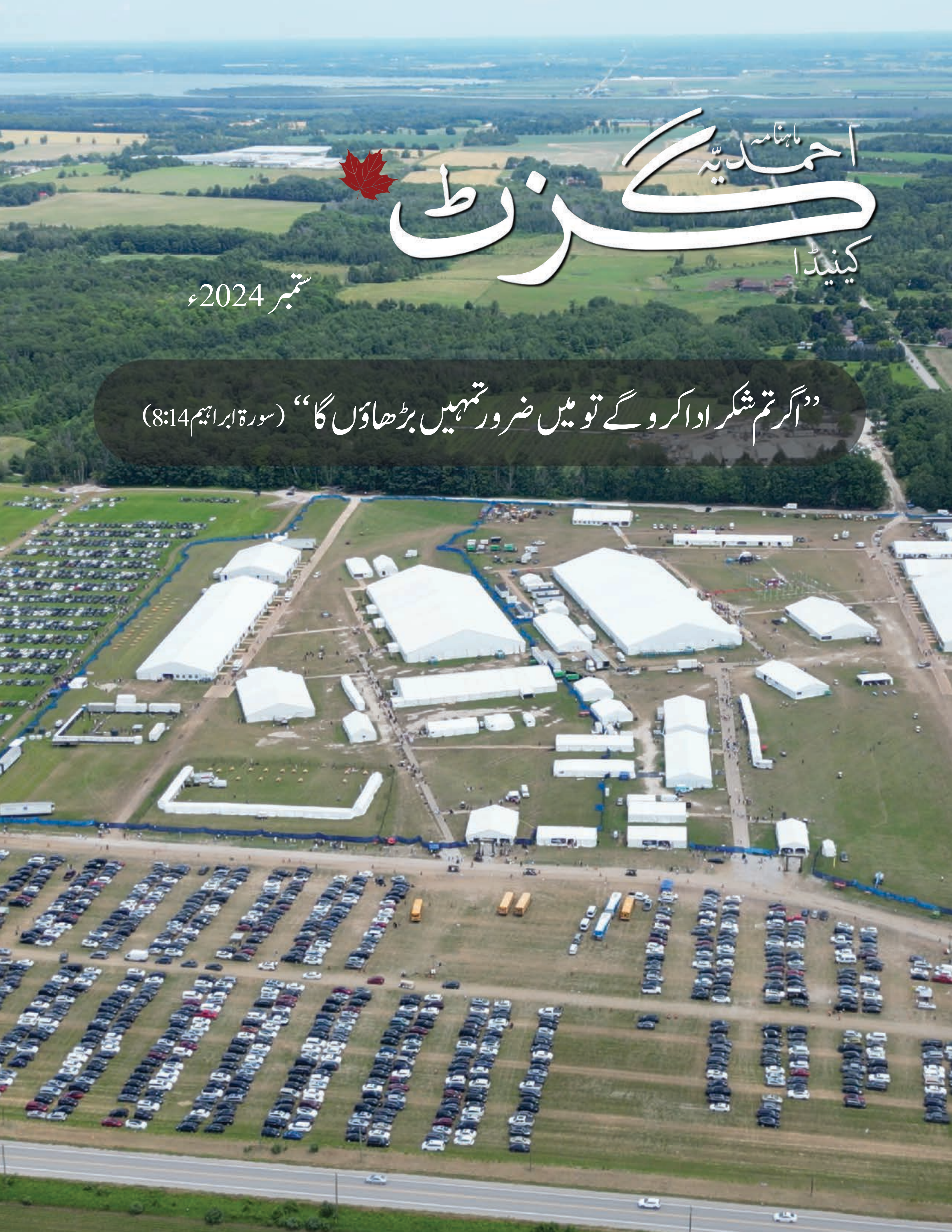

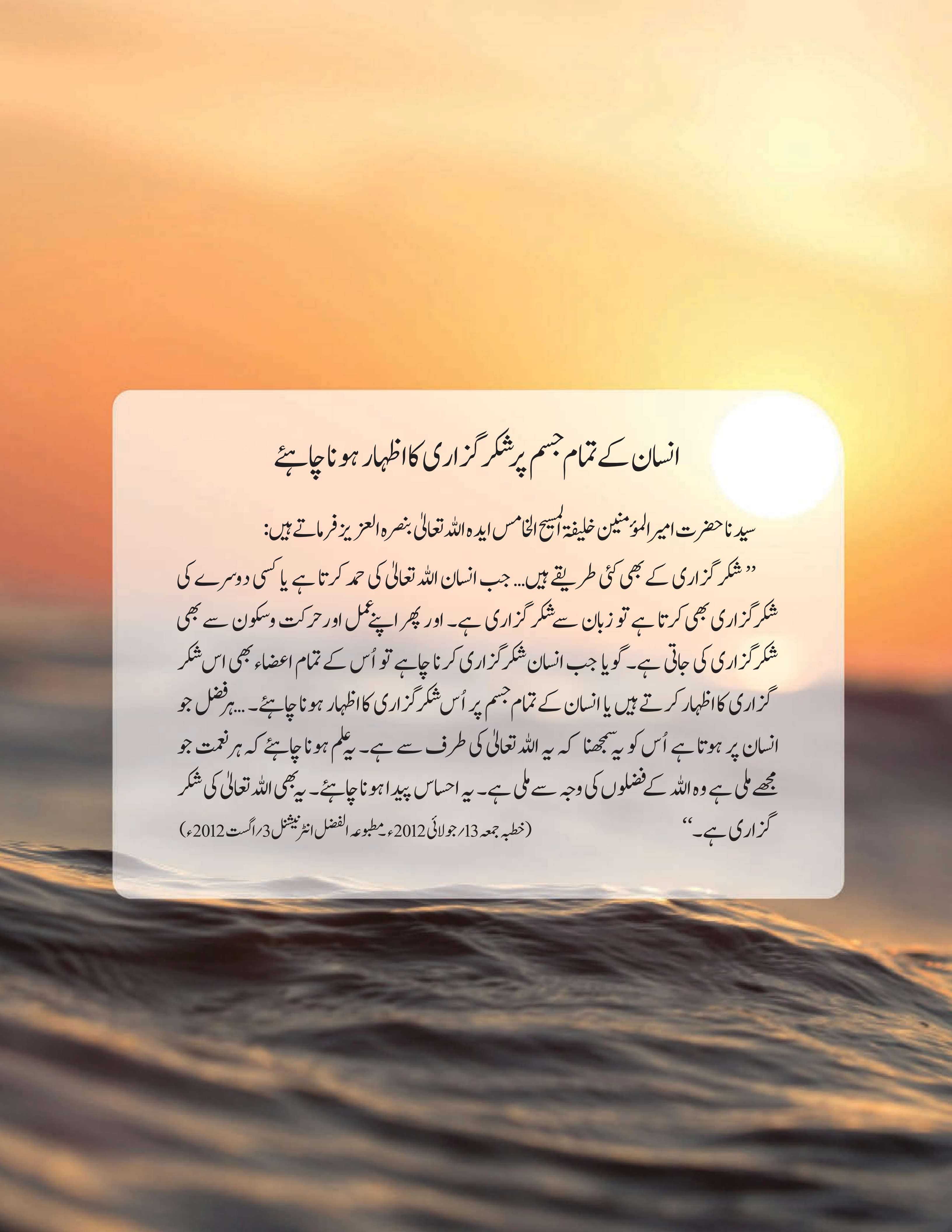

انسان کے تمام جسم پر شکر گزاری کا اظہار ہونا چاہئے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”شکر گزاری کے بھی کئی طریقے ہیں... جب انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے یا کسی دوسرے کی شکر گزاری بھی کرتا ہے تو زبان سے شکر گزاری ہے۔ اور پھر اپنے عمل اور حرکت وسکون سے بھی شکر گزاری کی جاتی ہے۔ گویا جب انسان شکر گزاری کرنا چاہے تو اُس کے تمام اعضاء بھی اس شکر گزاری کا اظہار کرتے ہیں یا انسان کے تمام جسم پر اُس شکر گزاری کا اظہار ہونا چاہئے۔ ...ہر فضل جو انسان پر ہوتا ہے اُس کو یہ سمجھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ علم ہونا چاہئے کہ ہر نعمت جو مجھے ملی ہے وہ اللہ کے فضلوں کی وجہ سے ملی ہے۔ یہ احساس پیدا ہونا چاہئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے۔“

(خطبہ جمعہ 13/ جولائی 2012ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 3/ اگست 2012ء)

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّـدٌ رَّسُـوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

ستمبر 2024ء : صفر، ربیع الاول 1446ہجری قمری : تبوک 1403ہجری شمسی : جلد 53 : شمارہ 9

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے اہم نکات	4
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے خصوصی دعاؤں کی تازہ تحریک	9
★ شاملین جلسہ سالانہ کے لئے خلفائے کرام کی ہدایات از مکرم مولانا سہیل مبارک شرما صاحب	10
★ تقریر: عظمت کا حصول: احمدی مسلمانوں کی شناخت از مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا	13
★ تقریر: راہبر امن عالم۔حضرت محمّد مصطفیٰ ﷺ از مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	17
★ ٹرانٹو اور اس کے گردونواح میں نماز عید الاضحیہ کی چند جھلکیاں از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	26
★ محترمہ مجیدہ مرحومہ کی یاد میں از مکرم چوہدری شریف احمد (کلو) صاحب	32
★ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خواب۔ایک انذار	34
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	36
★ شعبہ تصاویر جماعت احمدیہ کینیڈا	

نگران

ملک لال خان

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ

فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ

اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین وزیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

قرآنِ مجید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ ۝ (سورۃ ابراہیم 14:8)

اور جب تمہارے ربّ نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

حدیث النبی ﷺ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ ”يَا مُعَاذُ وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ۔“ فَقَالَ ”أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الوتر ، باب فی الاستغفار)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ”اے معاذ! اللہ کی قسم، میں تم سے محبت کرتا ہوں! اللہ کی قسم، میں تم سے محبت کرتا ہوں!“ پھر فرمایا: ”اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا:

” اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ “

یعنی ”اے اللہ! اپنے ذکر اور شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔“

Designed by Freepik

جو شخص کسی ذمہ داری کے عہدہ پر مقرر ہو تو وہ لوگوں سے نرمی اور اخلاق سے پیش آئے

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے :

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ

(سورۃ ابراہیم 8:14)

اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔یعنی انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالیٰ اس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب کرتا ہے۔... ایسا نہ ہو کہ بڑا عہدہ پا کر انسان خدا کو بھول جائے اور اس کا دماغ آسمان پر چڑھ جائے بلکہ چاہیے کہ نرمی اور پیار سے کام کیا جائے اور چاہیے کہ جو شخص کسی ذمہ داری کے عہدہ پر مقرر ہو تو وہ لوگوں سے خواہ امیر ہوں یا غریب نرمی اور اخلاق سے پیش آئے کیونکہ اس میں نہ صرف ان لوگوں کی بہتری ہے بلکہ خود اس کی بھی بہتری ہے۔

(ملفوظات۔ جلد 10، صفحہ 200، مطبوعہ 2022ء)

Designed by Freepik

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ جولائی 2024ء کے اہم نکات

خطبہ جمعہ فرمودہ 5/ جولائی 2024ء کے اہم نکات

غزوہ بدر الموعد اور غزوہ دومۃ الجندل کے حالات و واقعات کا بیان
نیز دنیا میں قیامِ امن کے لیے دعا کی تحریک اور مسلمانوں کو اپنی بقا کے لیے ایک اکائی بننے کی تلقین

- تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
- آج دو غزوات کا ذکر کروں گا۔ پہلا غزوہ، غزوہ بدر الموعد ہے جو 4/ ہجری میں ہوا۔ اس غزوہ کو بدر الثانیہ اور بدر الصغریٰ بھی کہا جاتا ہے۔
- ماہِ شعبان 4/ ہجری میں یا شوال 4/ ہجری کے مہینے میں آنحضرت ﷺ ڈیڑھ ہزار صحابہ کی جمعیت کے ساتھ مدینے سے باہر نکلے۔
- ابوسفیان بن حرب غزوۂ احد سے واپس پلٹا تو اس نے کہا تھا کہ آئندہ سال ہماری اور تمہاری ملاقات بدر الصفراء کے مقام پر ہوگی، ہم وہاں جنگ کریں گے۔ آنحضور ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جواب دینے کا ارشاد فرمایا تھا کہ کہو ہاں! ان شاء اللہ۔ ایک روایت کے مطابق آپؐ نے خود جواباً ان شاء اللہ فرمایا تھا۔
- ابوسفیان جنگ سے کنارہ کشی اختیار کر رہا تھا۔ اُس نے نُعیم نامی ایک شخص کو بیس اونٹوں کا لالچ دے کر مدینے بھجوایا جس نے ابوسفیان کی تیاریٔ جنگ کے متعلق مسلمانوں کو بہت مبالغہ آمیز کہانیاں سنا کر جنگ سے باز رہنے کی تلقین کی۔
- حضور ﷺ کو جب ابوسفیان کے لشکر کی تیاری کی خبر ملی تو آپؐ نے اپنے پیچھے حضرت عبداللہؓ بن عبداللہ بن ابی بن سُلول کو مدینے کا امیر مقرر فرمایا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ آپؐ نے اپنا جھنڈا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا۔
- بظاہر تو مسلمان ابوسفیان سے جنگ کے لیے نکلے تھے مگر انہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ یقین تھا کہ یا تو ابوسفیان اس جنگ کے لیے آئے گا ہی نہیں یا اگر آیا بھی تو خدا تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرمائے گا۔
- مسلمان تو حسبِ وعدہ جنگ کے لیے میدان میں پہنچ چکے تھے مگر دوسری جانب ابوسفیان نے سردارانِ قریش سے کہا کہ ہم نے نُعیم کو اس کام کے لیے بھیج دیا ہے وہ مسلمانوں کو روانگی سے قبل ہی پست ہمت کر دے گا۔
- قریش کا دو ہزار کا لشکر روانہ ہوا مگر مکّے سے صرف بائیس کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ابوسفیان نے لشکر میں واپسی کا اعلان کیا اور کہا کہ اس وقت خشک سالی ہے لہٰذا میں واپس جا رہا ہوں تم بھی واپس چلے چلو۔
- آنحضور ﷺ آٹھ راتیں قیام کے بعد واپس لوٹ آئے اور یوں حضور ﷺ اور اسلامی لشکر کُل سولہ راتیں مدینے سے باہر رہنے کے بعد واپس آ گیا۔ دشمن مدِ مقابل آنے کی ہمت نہ کر سکا۔ ابوسفیان اور قریشِ مکہ اپنی بزدلی اور وعدہ خلافی پر بہت شرمندہ ہوئے۔
- دوسرا غزوہ دومۃ الجندل ہے۔ یہ 25/ ربیع الاوّل 5/ ہجری میں ہوا۔
- یہ مقام مدینے سے 450/ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس جگہ بہت بڑی تجارتی منڈی لگا کرتی تھی۔ مدینے کے انتہائی شمال میں شام کی سرحد کے نزدیک دومۃ

الجندل کے گرد قبائل نے اسلامی ریاست کو چیلنج کرنے کے لیے ایک بڑا لشکر تیار کرنا شروع کیا۔

- یہ لوگ فساد برپا کرتے ہوئے تجارتی قافلوں کو لُوٹ لیا کرتے تھے۔ جب حضور ﷺ کو ان حالات کی خبر ملی تو فیصلہ ہوا کہ بہتر ہے کہ ان کے علاقے میں پہنچ کر انہیں اس طرح بکھیر دیا جائے کہ وہ مدینے پر چڑھائی سے باز رہیں اور تجارتی قافلے امن سے شام پہنچ سکیں۔
- نبی اکرم ﷺ ایک ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ آپؐ رات کو سفر کرتے اور دن بھر پوشیدہ رہتے۔ آپؐ پندرہ سولہ دن کی طویل مسافت طے کرنے کے بعد دومۃ الجندل پہنچے تو یہ لوگ مسلمانوں کی خبر پا کر اِدھر اُدھر منتقل ہو گئے تھے۔ آنحضور ﷺ وہاں تین دن قیام کے بعد تمام لشکر کے ہمراہ مدینے کی طرف روانہ ہو کر 20/ربیع الثانی کو واپس مدینے تشریف لے آئے۔
- یہ غزوہ اپنے ثمرات اور نتائج کے حوالے سے بہت مفید رہا۔ اس غزوے کے ذریعے مسلمانوں کو سارے علاقے کا علم ہو گیا۔ ایک مقصد عربوں کی نفسیاتی مرعوبیت کو دُور کرنا بھی تھا کہ وہ کبھی سلطنتِ روم سے جنگ نہیں کر سکتے۔
- حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دنیا والے اب اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کو ایک اکائی بننا ہو گا، اپنی حالتوں کو بہتر کرنا ہو گا۔ سوڈان وغیرہ میں مسلمان دین کے اصل مقصد کو بھول کر بھائیوں کو مار رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ غیر بھی مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ملک و قوم کی خدمت کرنے والا اور امن قائم کرنے والا بنائے۔ آمین!

خطبہ جمعہ فرمودہ 12/جولائی 2024ء کے اہم نکات

غزوہ بنو مصطلق کے حالات و واقعات کا بیان

- تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج غزوہ بنو مصطلق یا غزوہ مریسیع کا ذکر کروں گا۔
- یہ غزوہ بعض کے نزدیک 6/ہجری میں ہوا جبکہ بعض نے 5/ہجری یا 4/ہجری بیان کیا ہے۔ یہ قبیلہ بنو خزاعہ کی ایک شاخ بنو مصطلق کے ساتھ ہوا اس لیے اس کو غزوہ بنو مصطلق کہا جاتا ہے اور یہ قبیلہ مریسیع نام کے ایک کنویں کے پاس رہتا تھا اس لیے اس غزوہ کا دوسرا نام غزوہ مریسیع بھی ہے۔
- بنو مصطلق قریش کے حلیف تھے اور غزوہ اُحد میں ان کے لشکر میں شامل تھے۔ یہ لوگ مکہ میں مسلمانوں کا عمل دخل روکنے کے لیے مضبوط رکاوٹ تھے۔ تیسرا یہ کہ ان کے سردار حارث بن ابی ضرار نے جنگ کے لیے مدینہ سے 96/میل کے ایک مقام پر لشکر کو جمع کرنا شروع کر دیا۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دریافت حالات کے لیے بنو مصطلق روانہ فرمایا۔ انہوں نے واپس آ کر بتایا کہ نہایت زور و شور سے مدینہ پر حملے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔
- آپؐ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ میں نائب مقرر کیا۔ ابن ہشام نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بیان کیا ہے۔ اسی طرح حضرت نمیلۃ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بھی بیان کیا جاتا ہے۔
- اسلامی لشکر 700/افراد پر مشتمل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 2/شعبان 5/ہجری کو پیر کے دن مدینہ منورہ سے کُوچ کیا۔ مسلمانوں کے پاس کل تیس گھوڑے تھے۔ اونٹوں کی تعداد کسی قدر زیادہ تھی اور انہی گھوڑوں اور اونٹوں پر مل جُل کر مسلمان باری باری سوار ہوتے تھے۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سے منافقین بھی نکلے۔ اُن کی غرض تھی کہ اگر جیت ہوئی تو ہمیں مال غنیمت ملے گا۔
- راستہ میں مسلمانوں کو کفار کا ایک جاسوس مل گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اُس سے کفار کے متعلق کچھ حالات وغیرہ دریافت کرنے چاہے مگر اُس نے بتانے سے انکار کیا۔ مروجہ قانون جنگ کے ماتحت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے قتل کر دیا۔

- بنو مصطلق کی مدد کے لیے جمع ہونے والے دوسرے قبائل فوراً اُن کا ساتھ چھوڑ کر اپنے گھروں کو چلے گئے۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔بعض مؤرخین نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی ذکر کیا ہے۔
- اس غزوہ میں مسلمانوں کا شعار یا مَنْصُوْرُ اَمِتْ اَمِتْ تھا یعنی اے مدد یافتہ شخص مار دے مار دے۔ اس کی حکمت یہ تھی کہ مسلمانوں اور کفار کے درمیان اشتباہ نہ ہو اور مسلمان ایک دوسرے کو پہچان سکیں۔
- آنحضرت ﷺ نے مہاجرین کا جھنڈا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا۔ دوسرا قول ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا گیا۔ انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا۔
- کچھ دیر تیر اندازی ہوتی رہی۔ پھر آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ حملہ کریں۔ انہوں نے یکجان ہو کر حملہ کیا۔ مشرکین میں سے کوئی بھی بھاگ نہ سکا۔ اُن میں سے 10؍ مقتول ہوئے اور باقی سارے قیدی ہو گئے۔ آپؐ نے ان کے مرد و خواتین، اولاد اور جانور قید کر لیے۔
- حضور انور نے فرمایا کہ محرم میں شیعہ سنی فساد یا دہشت گردی کے حملوں کے واقعات بڑھ جاتے ہیں۔ دونوں طرف سے جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس فساد کو ختم کرنے کے لیے اپنے وعدے کے مطابق انتظام فرمایا ہے، یہ اسے قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ کاش کہ ان لوگوں کو سمجھ آئے۔ ان دنوں میں احمدیوں کو درود شریف پڑھنے اور مسلمانوں کی اکائی کے لیے خاص دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔
- حضور انور نے آخر میں مکرم بونجا محمود صاحب آف ٹوگو کی شہادت، مکرم رشید احمد صاحب، مکرم چودھری مطیع الرحمٰن صاحب، مکرمہ منظور بیگم صاحبہ اور مکرم ماسٹر سعادت اشرف صاحب کی وفات پر ان کے ذکرِ خیر اور ان کی جماعتی خدمات کا تذکرہ کرنے کے بعد ان کے نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ پڑھانے کا اعلان بھی کیا۔

*****

خطبہ جمعہ فرمودہ 19؍ جولائی 2024ء کے اہم نکات

غزوہ بنو مصطلق کے حالات و واقعات کا بیان نیز جلسہ سالانہ برطانیہ اور شاملین جلسہ کے لیے دعاؤں کی تحریک

- تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غزوہ بنو مصطلق کا ذکر گزشتہ خطبے میں ہوا تھا۔ اس کی مزید تفصیل احادیث اور تاریخ میں ملتی ہے۔
- صحیح بخاری میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے بنو مصطلق پر حملہ کیا تو وہ غفلت کی حالت میں اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ انہیں اسلامی لشکر کے پہنچنے کی اطلاع ہوئی تو وہ فوراً صف بند ہو کر جنگ کے لیے تیار ہو گئے۔ یہ دو روایتیں دو مختلف وقتوں سے تعلق رکھتی ہیں۔
- اس غزوے میں ایک صحابی ہی شہید ہوئے تھے اور وہ بھی غلطی سے، ایک مسلمان نے انہیں کافر سمجھ کر غلطی سے شہید کر دیا تھا۔
- ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس جنگ کے روز مَیں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا کہ اتنا بڑا لشکر آ گیا ہے کہ جس کے مقابلے کی طاقت ہم میں نہیں۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ مَیں خود اتنے زیادہ لوگ، ہتھیار اور گھوڑے دیکھ رہی تھی کہ مَیں بیان نہیں کر سکتی۔
- جب مَیں نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کر لی اور ہم واپس آ گئے تو مَیں دیکھنے لگی کہ مسلمان مجھے پہلے کی طرح زیادہ نظر نہیں آئے۔ تب مَیں نے جانا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رعب تھا جو وہ مشرکین کے دلوں میں ڈالتا ہے۔
- مالِ غنیمت میں حاصل ہونے والے اونٹوں کی تعداد دو ہزار تھی، بکریوں

کی تعداد پانچ ہزار تھی، اور قیدیوں کی تعداد دو سَو گھرانوں پر مشتمل تھی۔بعض مؤرخین نے قیدیوں کی تعداد سات سَو سے زائد بھی بیان کی ہے۔

- آنحضرت ﷺ نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان قیدیوں کا نگران مقرر فرمایا تھا۔
- قیدیوں میں قبیلے کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی برّہ بھی تھیں، جن کا نام تبدیل کر کے آنحضرت ﷺ نے جویریہ رکھ دیا تھا۔ وہ ایک انصاری صحابی حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سپردگی میں آئی تھیں اور مکاتبت کے طریق پر سمجھوتہ کر کے آنحضرت ﷺ سے فدیے کی ادائیگی میں اعانت چاہی۔
- آنحضرت ﷺ نے یہ خیال کر کے کہ شاید اس سے تبلیغ میں آسانیاں پیدا ہو جائیں فدیے کی ادائیگی فرما کر، برّہ کی رضامندی پر ان سے شادی کر لی۔
- صحابہؓ نے پسند نہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے سسرال والوں کو قید رکھیں لہٰذا سینکڑوں قیدی بلا ادائیگی فدیہ یک لخت آزاد کر دیے گئے۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ جویریہ اپنی قوم کے لیے نہایت مبارک وجود ثابت ہوئی ہے۔
- رسول اللہ ﷺ اس غزوے سے مظفر ومنصور واپس تشریف لائے اور کُل اٹھائیس روز آپؐ مدینے سے باہر رہے۔
- اس غزوے سے واپسی پر رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سُلول نے قریش اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف اپنے قبیلے والوں کو بہکانے کی کوشش کی اور یہاں تک کہا کہ مدینے واپس پہنچ کر سب سے زیادہ معزز شخص سب سے زیادہ ذلیل شخص کو شہر سے نکال دے گا۔
- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقعے پر غیرت کا مظاہرہ کیا اور عبداللہ بن ابی بن سلول کو ٹوکا اور کہا کہ تُو ہی اپنی قوم میں سب سے زیادہ ذلیل ہے۔اور رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر اس کی ساری بات بتادی۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے انکار کیا اور کہا وہ سب غلط ہے۔بعض مخلص انصار صحابہؓ نے عرض کیا کہ
- اگر آپؐ چاہیں تو عبداللہ بن ابی بن سلول کو شہر بدر کر دیں اور اگر چاہیں تو اس سے نرمی کا سلوک فرمائیں۔
- حضورِ انور نے فرمایا کہ اگلے جمعے ان شاء اللہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہوگا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ تمام کارکنان کو اعلیٰ اخلاق اور قربانی کے جذبے سے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مہمانوں کو اپنی امان میں رکھے۔ آمین!
- حضورِ انور نے تین مرحومین 1۔محترمہ سلیمہ بانو صاحبہ اہلیہ حمید کوثر صاحب ناظر دعوتِ الیٰ اللہ شمالی ہند۔ 2۔مکرم نور الحق مظہر صاحب آف لاہور۔ 3۔محترمہ امۃ الحفیظ نگہت صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب مرحوم آف ربوہ کا ذکرِ خیر فرمایا، ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔ اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

*****

خطبہ جمعہ فرمودہ 26/ جولائی 2024ء کے اہم نکات

جلسہ سالانہ کے کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح

- تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔ ان دنوں میں اپنی دینی، روحانی، اخلاقی حالتوں کو بہتر کرنے کی کوشش کریں۔
- آنے والوں کو سہولت میسر آنے سے زیادہ اس بات کی فکر ہونی چاہئے کہ کس طرح ہم اس ماحول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟

- جلسہ کی انتظامیہ آنے والوں کو ہر ممکن آرام پہنچانے کے لیے مختلف شعبہ جات قائم کرتی ہے۔ ہزاروں کارکنان رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے پیش کرتے ہیں۔
- تمام کارکنان اپنی ڈیوٹیاں بہترین رنگ میں انجام دینے کی کوشش کریں۔
- جلسے کے مہمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان سمجھ کر خدمت کریں۔ ان کی طرف سے اگر کوئی زیادتی بھی ہو جاتی ہے تو اس سے صَرفِ نظر کریں۔
- مہمان ایک نیک مقصد کے لیے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان بن کر آئے ہیں۔ دنیاوی اعزاز اور دنیاوی خدمت کی بجائے اُن اعلیٰ اخلاق میں مزید ترقی کو اپنے پیشِ نظر رکھیں جو ایک حقیقی مسلمان کا طرہ امتیاز ہے۔
- جلسہ گاہ میں بیٹھ کر جلسے کے پروگرام اور تقاریر کو غور سے سنیں اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔
- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ جماعت عطا فرمائی ہے جس نے ملکوں اور قوموں کی سرحدوں اور فرقوں کو ختم کر دیا ہے اور ایک عظیم بھائی چارے کی بنیاد پڑ چکی ہے۔
- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کا ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں۔ جلسے کے پروگرام کے بعد جو موقع میسر آئے اس میں پھر آپس میں مل بیٹھیں، اور باتیں کریں اور تعلقات بڑھائیں مگر اس میں اتنے مصروف نہ ہوں کہ وقت ضائع ہو۔
- مہمانوں اور ڈیوٹی دینے والے دونوں وسعت حوصلہ دکھائیں۔ ہر مہمان جو یہاں آیا ہے اپنے سفر کو خالصۃً للہ بنانے کی کوشش کرے۔
- بعض غیر از جماعت اور غیر مسلم بھی یہاں آئے ہوتے ہیں۔ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ خاموش تبلیغ ہوگی اور انہیں اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔
- ایک دوسرے کو سلام کرنے کو بھی رواج دیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم چاہے کسی کو جانتے ہو یا نہیں اُسے سلام کرو۔
- جنگِ مقدس کے مباحثہ کی تقریب میں منتظمین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کھانا رکھنا بھول گئے۔ جب آپؑ نے کھانے کے بارے میں پوچھا تو سب انتظام کرنے والے بڑے پریشان ہو گئے، بازار بھی بند ہو چکے تھے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اس طرح گھبراہٹ اور تکلیف کی کیا ضرورت ہے؟ دستر خوان پہ جو بچا ہوا کھانا ہے وہی لے آؤ۔ وہاں سوائے روٹیوں کے چند ٹکڑوں کے کچھ بھی نہیں تھا۔ سالن وغیرہ بھی نہیں تھا۔ آپؑ نے فرمایا ہمارے لیے یہی کافی ہے۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشق اور آپؐ کی سنت پر عمل کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ نمونہ تھا۔ پس ہمیں بھی یہ صبر، حوصلہ، شکر گزاری اور جذبات ہر وقت دکھانے کی ضرورت ہے۔
- ان دنوں میں مختلف قسم کی نمائشیں لگی ہوئی ہیں۔ فارغ اوقات میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ان نمائشوں کو دیکھنے کی کوشش کریں۔
- حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یورپ کے دورے کو اس سال سَو سال پورے ہو رہے ہیں اس لیے یُوکے کی جماعت نے مرکزی آرکائیوز کے ساتھ مل کر مختلف تصاویر کی ایک نمائش لگائی ہے اس کو ضرور دیکھیں۔
- اس وقت دنیا میں بعض جگہوں پر کووِڈ (COVID) کے مریض زیادہ نظر آنے لگ گئے ہیں۔ حفظِ ماتقدم کے لیے داخلی راستوں پر ہومیو پیتھک دوائی دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ دوائی لے لیں۔
- اِن دنوں میں سیکیورٹی کی طرف خاص توجہ دیں۔ اپنے دائیں بائیں نظر رکھیں۔ سب سے بڑا ہتھیار اللہ تعالیٰ کی پناہ ہے۔ اسے حاصل کرنے کے لیے خاص طور پر اِن تین دنوں میں دعاؤں اور ذکر الٰہی کی طرف زور دینا چاہئے۔
- اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ اس پر عمل کرنے والے ہوں اور یہ جلسہ ہر ایک کے لیے بابرکت ہو۔

(بشکریہ مکرم مولانا خلیل احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ ریجائنا)

*****

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنی ضروری ہے۔“ (ملفوظات۔ جلد 5، صفحہ 92، ایڈیشن 1988ء)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

خصوصی دعاؤں کی تازہ تحریک

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک رؤیا کی روشنی میں احباب جماعت کو خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

”اگر احباب جماعت مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کریں گے تو ایک محفوظ قلعے میں محفوظ ہوجائیں گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہوسکتا۔ اس قلعے کی دیواریں لوہے کی ہیں اور آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔“

1. سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

- ہر بڑا فردِ جماعت 200 دفعہ روزانہ پڑھے۔
- 15 سے 25 سال کے ممبرانِ جماعت (کم از کم) 100 دفعہ روزانہ پڑھیں۔
- بچے (کم از کم) 33 دفعہ روزانہ پڑھیں۔
- چھوٹی عمر کے بچے تین، چار دفعہ روزانہ (والدین پڑھائیں)

2. استغفار (اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ)

- 100 دفعہ روزانہ پڑھیں۔

حضور انور نے فرمایا: ”اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں۔“

3. رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

- 100 دفعہ روزانہ پڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا:

”اِن دنوں میں جب کہ شیطان ہر حیلے سے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر ہمارے پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے، عمومی طور پر دنیا میں بھی اس سے بچنے کے لیے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پر زور دیں اور صرف جلسے کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی، یہ ورد اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو، بچے کو، بڑے کو، عورت کو، مرد کو، سب کو توجہ دینی چاہیے۔“

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔خطبہ جمعہ 23/اگست 2024ء)

شاملین جلسہ سالانہ کے لئے خلفائے کرام کی ہدایات

مکرم مولانا سہیل مبارک شرما صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا چھیالیسواں سہ روزہ جلسہ سالانہ مؤرخہ 5، 6، 7/جولائی 2024ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار حدیقہ احمد، بریڈفورڈ، انٹاریو میں منعقد ہوا۔ عام طور پر جلسہ سالانہ کی روایت رہی ہے کہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد سے باقاعدہ جلسہ سالانہ شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ 5/جولائی 2024ء کو ڈیڑھ بجے مکرم مولانا سہیل مبارک شرما صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ”شاملین جلسہ سالانہ کے لئے خلفائے کرام کی ہدایات“ کے موضوع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے جلسہ سالانہ کی اہمیت، برکات، فیوض، دعاؤں وغیرہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپ کے خلفائے کرام اور خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم مولانا صاحب موصوف کا جامع، علمی اور تربیتی خطبہ جمعہ افادۂ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

آپ نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں جنھیں آج اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا ہے کہ وہ امسال کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں شرکت کر سکیں۔

اس عظیم الشان جلسے کی بنیاد قادیان کی چھوٹی سی بستی میں اللہ تعالیٰ کی منشاء سے آج سے تقریباً 133 سال پہلے 1891ء میں رکھی گئی جس میں کل 75 افراد شریک تھے۔ اور آج صرف کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 20000 افراد سے زیادہ کی شمولیت متوقع ہے۔ اس لحاظ سے یہ جلسہ کوئی معمولی جلسہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 341، ایڈیشن 1989ء)

لیکن اہم بات یہ ہے کہ ہم اس عظیم الشان خدائی نشان سے فائدہ صرف اسی وقت اٹھا سکتے ہیں جب ہماری نظر اس جلسے کے انعقاد کے مقصد پر ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مقصد کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور اِنکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔“

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

پس اگر ہم شاملین جلسہ کی توجہ اس مقصد کی طرف ہو گی تو پھر ہمارا اس جلسے میں آنا اور اس کے لئے وقت، مال، آرام اور جذبات کی قربانی کرنا اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب بنے گا۔ تب ہی پھر اس مقصد کے حصول کے لئے ہم دوران جلسہ بھی چھوٹی بڑی قربانیاں خوشی سے کر رہے ہوں گے۔ کیوں کہ وہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہوں گی۔

جلسہ سالانہ میں شرکاء کی ذمہ داریوں کے حوالے سے خلفائے کرام مستقل ہمیں توجہ دلاتے رہے ہیں۔ ان ہدایات میں سے چند بنیادی ہدایات شاملین جلسہ کے سامنے اس غرض سے رکھی جا رہی ہیں کہ ہم ان تین دنوں میں ان ہدایات کی پابندی کریں اور یوں ان تین دنوں کی برکات سے فائدہ اٹھانے والے ہوں۔

1۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شاملین جلسہ کو جلسے کے ایام میں ذکر الٰہی، درود

اور نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی کرتے اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ اب اتنی دور سے مہمان تشریف لائے ہیں تو اگر نمازیں بھی نہ پڑھیں اور ان کی پابندی نہ کی تو پھر فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح انتظامیہ کے لئے لنگر خانہ میں یا ایسی ڈیوٹیاں جہاں سے ہلنا ان کے لئے مشکل ہے وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔“

(خطباتِ مسرور۔ جلد اوّل، صفحہ 194)

2۔ شاملین جلسہ کو یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس جلسہ کا انتظام کرنے والے زیادہ تر لوگ رضا کار ہیں۔ جو ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کو جس حد تک ممکن ہو آرام پہنچایا جائے تاہم بعض اوقات بشری کمزوریاں رہ جاتی ہیں، تو اس سلسلے میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم وسعت حوصلہ سے کام لیتے ہوئے ان سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صرفِ نظر کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”اگر محدود جگہ اور محدود کھانے پینے کی سہولت کی وجہ سے حسب منشاء کسی کا انتظام نہ ہو تو خوشی سے برداشت کریں۔ یہ بھی للّٰہی صبر ہے اور اس کی اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں جزا دے گا۔ چند دن کی بات ہے یہ گزر جائیں گے پھر خیریت کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس لوٹیں گے اور امید رکھتا ہوں کہ اس جلسے کے تذکرے بھی ساتھ واپس لے کے جائیں گے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 26 رجولائی 2002ء، صفحہ 29)

3۔ جلسہ کی کارروائی کو خاموشی، وقار اور توجہ کے ساتھ سنیں۔ یہ جلسہ سالانہ کا بنیادی تقاضہ ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے۔ پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو۔ کیوں کہ یہ ایمان کا معاملہ ہے۔ اس میں سستی، غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔“

(الحکم قادیان۔ 10رمارچ 1902ء)

4۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسے کے حوالہ سے بعض اہم امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے اور نہ اس میں میلہ سمجھ کر شمولیت ہونی چاہئے۔ اور نہ صرف میل ملاقات اور خرید و فروخت یا فیشن کا اظہار ہونا چاہئے۔“

(خطباتِ مسرور۔ جلد اوّل، صفحہ 197)

پھر فرمایا:

”ایک دوسرے سے ملو تو مسکراتے ہوئے ملو۔ اگر کوئی رنجشیں تھیں تو ان تین دنوں میں اپنی مسکراہٹوں سے انہیں ختم کر دو۔ دوسری بات یہ کہ نیکیوں کو پھیلاؤ، نیکیوں کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو۔ تو یہ جلسہ کی غرض و غایت بھی ہے اس لئے جو جلسہ پر آئے ہیں وہ اِدھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، اس میں بھرپور حصہ لیں۔“

(خطباتِ مسرور۔ جلد اوّل، صفحہ 188)

5۔ کھانے کے آداب

پھر ضیافت ہمارے جلسے کا ایک بہت اہم حصہ ہوتا ہے۔ اس حوالہ سے بہت ضروری ہے کہ کھانا کھاتے وقت کھانے کے آداب کو مدنظر رکھا جائے اور اس موقع پر بھی صبر اور حوصلہ سے کام لیا جائے۔ اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے کہ اس جلسے میں شمولیت کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور زہد و تقویٰ کا حصول ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس بارہ میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”کھانا کھانے والی مارکیوں میں بھی کھانا کھانے کے بعد ڈسپوز ایبل (Disposable) برتن خود اُٹھا کر ڈسٹ بن (Dustbin) میں ڈال دیں یا اگر منتظمین چاہیں تو پھر وہ خود ہی یہ کام کریں گے۔ خیال رکھیں کہ کھانے کا ایک لقمہ بھی ضائع نہ ہو۔ یہ آنحضرت ﷺ کی سنت تھی کہ اپنی پلیٹ میں اتنا ہی ڈالتے تھے جو ختم کیا جا سکتا ہو۔ اس لئے اپنی تھالی میں اتنا ہی ڈالیں جو آپ کھا سکتے ہیں۔ دوبارہ ضرورت پڑے جتنی دفعہ چاہیں ڈالیں اس میں تردد کی ضرورت نہیں۔“

(خطبہ جمعہ 19 رجولائی 2000ء۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 8رستمبر 2000ء، صفحہ 8)

6۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسے کے دوران صفائی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”جلسہ کے دنوں میں راستوں کی صفائی کے علاوہ گراؤنڈ میں بھی اور جلسہ گاہ میں بھی بچے اور بڑے گند کر دیتے ہیں تو قطع نظر اس کے کہ کس کی ڈیوٹی ہے جو بھی گند دیکھے اس کو اٹھا کر جہاں بھی کوڑا پھینکنے کے لئے ڈسٹ بن

یا ڈبے وغیرہ رکھے گئے ہیں ان میں پھینکیں۔ مہمان بھی میزبان بھی دونوں ان چیزوں کا خیال رکھیں۔"

(خطباتِ مسرور۔جلد اوّل،صفحہ 188-189)

"صفائی کے آداب ہیں۔ ٹائلٹ میں صفائی کوملحوظ رکھیں۔یادرکھیں کہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔"

(خطباتِ مسرور۔جلد اوّل،صفحہ 196)

7۔حفاظت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حفاظتی امور کے بارہ میں رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"حفاظتی نقطہ نگاہ سے نگرانی کرنا ایک بہت اہم چیز ہے۔اپنے ماحول پر گہری نظر رکھنا ہر ایک کافرض ہے کہ اگر اجنبی آدمی ہو تو متعلقہ شعبہ کو اس کی اطلاع کر دیں۔خود کسی سے بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہیے۔

جلسہ گاہ کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہوجایا کریں۔

ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں۔اور اگر کوئی اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے توجہ دلادیں۔"

(خطباتِ مسرور۔جلد اوّل،صفحہ 198۔199)

8۔ نئے علاقے میں جلسہ کے حوالہ سے اپنے اعلیٰ اخلاق لوگوں کو دکھائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2006ء میں حدیقۃ المہدی میں پہلے جلسے کے انعقاد کے موقع پر شاملین جلسہ کو بعض اہم ہدایات فرمائیں جو حدیقہ احمد کے جلسہ کے حوالہ سے ہمارے لئے بھی مشعل راہ ہیں۔

"اور شامل ہونے والے جتنا زیادہ اعلیٰ اخلاق اور قانون اور قواعد کی پابندی کا مظاہرہ کریں گے اُتنا زیادہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے آئندہ جلسوں کے یہاں انعقاد کے لئے آسانیاں پیدا ہوں گی۔ پس جہاں یہ ایک سچے احمدی مسلمان کی ذاتی ذمہ داری ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کا خیال رکھے وہاں یہ جماعتی ذمہ داری بھی بن گئی ہے کہ آپ کی ذرا سی حرکت، چاہے وہ جلسہ گاہ کے اندر ہو یا اس پورے حدیقہ کے کسی بھی کونے میں ہو یا باہر سڑک پر ہو، وہ صرف آپ کے اخلاق کا عکس نہیں دکھا رہی ہوتی بلکہ اس سے اس علاقے میں جماعتی تصویر ابھر رہی ہو گی۔ پس آپ سب کا یہ فرض ہے کہ کسی بھی رنگ میں کوئی ایسا موقع پیدا نہیں ہونے دینا جس سے علاقے میں کسی قسم کا غلط تصور جماعت کے بارہ میں ابھرے، نہ ہی آپس کے معاملات میں، نہ ہی قریب کی آبادیوں کے ساتھ معاملات میں۔ ۔۔۔ پس اپنے اعلیٰ اخلاق سے ان لوگوں کے دلوں میں اپنے لئے، جماعت کے لئے اور اسلام کے لئے پیار اور محبت کے جذبات پیدا کر دیں۔"

(خطباتِ مسرور۔جلد چہارم،صفحہ 377)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس جلسے کے مقاصد کو سمجھتے ہوئے اس کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعائیں اس جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں ان کا ہم سب کو وارث بنائے۔آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ!

وَسِّعْ مَكَانَكَ (الہام)

چھیالیسواں جلسہ سالانہ 2024ء
بمقام حدیقہ احمد، بریڈفورڈ، کینیڈا

اُمڈ آیا سارا جہاں ، اللہ اللہ
نہ دیکھا ہو ایسا سماں ، اللہ اللہ

الہام ہیں اور۔پورے بھی ہوں گے
ہوا کیسا ، وَسّع مکاں اللہ اللہ

حدیقہ احمد، حدِّ نگاہ تک
امام زماںؑ کا نشاں ، اللہ اللہ

جو ڈیوٹی پر خدّام و انصار سارے
ہو کیا عزم و ہمّت بیاں ، اللہ اللہ

نہ آندھی، نہ طوفاں، نہ بارش کا رخنہ
قدرت رہی مہرباں، اللہ اللہ

حضور! آپ تشریف لاتے یہاں پر
تو ہوتا یہی ہر زباں ، اللہ اللہ

برکت یہ برکت ملتی سبھی کو
اور راضی بھی خورد و کلاں، اللہ اللہ

(مکرم پروفیسر سعید احمد کوکبؔ صاحب ایم۔اے)

عظمت کا حصول: احمدی مسلمانوں کی شناخت

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چھیالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز ہفتہ مؤرخہ 6 جولائی 2024ء کے تیسرے اجلاس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ حدیقہ احمد، بریڈفورڈ، انٹاریو میں اس اجلاس کی پانچویں اور آخری تقریر مکرم امیر صاحب کینیڈا نے ''عظمت کا حصول: احمدی مسلمانوں کی شناخت'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپ کے خلفائے کرام، صحابہ کرامؓ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں احمدی احباب جماعت کی خصوصیات اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم امیر صاحب کا جامع، علمی اور تربیتی خطاب افادۂ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد آپ نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ بیان فرمایا:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۝ (سورۃ التین 5:95)

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۝ (سورۃ القلم 5:68)

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (سورۃ آل عمران 111:3)

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! ابھی خاکسار نے آپ کے سامنے سورۃ التین کی آیت نمبر 5 کی تلاوت کی ہے۔ جس کا ترجمہ ہے کہ:

''یقیناً ہم نے انسان کو بہترین ارتقائی حالت میں پیدا کیا۔''

حاضرین کرام! قرآن کریم کی اس آیت سے، نیز اس موضوع سے متعلقہ دیگر آیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بتدریج انسان کو جسمانی اور روحانی ارتقائی عمل سے گزار کر بالآخر اس مقام تک پہنچایا کہ جہاں ہم شعوری طور پر جسمانی اور روحانی دونوں میدانوں میں ترقی کر سکتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، اصل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان تھا کہ اب یہ ارتقائی عمل اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے اور اس کی چوٹی پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات جلوہ گر ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:

''اور یقیناً تُو خُلق کے اعلیٰ ترین معیار پر فائز ہے۔'' (سورۃ القلم 5:68)

اس لئے ہم احمدی، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی، اور آپؐ کے غلام صادق کے ماننے والے ہیں، ہم پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم بھی خُلق کے اعلیٰ ترین معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں اور دوسروں کے لئے بھلائی اور فائدہ کا باعث بنیں۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے:

''تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہے۔''

(سورۃ آل عمران 111:3)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اخلاق کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کو اپنے مشن کا دوسرا بڑا جزو قرار دیتے ہیں۔ اس بارہ میں حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر فرمایا کرتے تھے:

''کہ ہمارے بڑے اصول دو ہیں۔ اول خدا کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور دوسرے اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا۔'' (ذکر حبیب از مفتی محمد صادقؓ، صفحہ 180)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات اور حضورؑ کے مشن کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہمیں بھی صحابہ رضوان اللہ علیھم کی طرح اخلاق کے میدان میں دیگر لوگوں سے آگے بڑھنا ہو گا اور ان کی راہنمائی کرنی ہو گی۔

یہ درست ہے کہ آج ہم تعداد میں تھوڑے ہیں۔ کینیڈا کی آبادی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو احمدی آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ اسی طرح کینیڈا میں بسنے والے مسلمانوں کے سامنے بھی ہماری کوئی عددی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن یہ بات ہمارے لئے اخلاقیات کے میدان میں آگے بڑھنے سے مانع نہیں ہونی چاہیے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ابتداً مسلمان بھی تعداد میں تھوڑے تھے۔ لیکن انہوں نے اخلاقیات کے وہ نمونے قائم کئے کہ ایک مختصر وقت میں ہی ساری دنیا ان کے پیچھے لگ گئی۔ انہوں نے اصلاح نفس کا وہ معجزہ ظاہر کیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ دنیا کے لئے معلمین اخلاق بن کر

ابھرے۔

اس لئے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

- کیا ہم روحانیت میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟
- کیا ہم تعلیمی میدان میں، رفاہِ عامہ کے میدان میں، اپنی قوم وملک کی فلاح و بہبود کے میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟
- کیا ہم اخلاقیات کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

اگر ان سب سوالوں کے جوابات نفی میں ہیں، تو پھر ہم میں اور ایک عام دنیا دار میں کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی اپنا محاسبہ کریں۔

- کیا ہم وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کی ایک احمدی مسلمان سے توقع کی جاتی ہے؟
- کیا صرف یہ بات ہماری تسلی کے لئے کافی ہے کہ امیگریشن کے ذریعہ کینیڈا میں احمدیوں کی بڑھتی ہوئی آبادی ہمارے تشخّص کو قائم کردے گی؟
- کیا ہم صرف اپنی عددی حیثیت کو بڑھانے میں لگے ہیں یا ان اعلیٰ ترین خصوصیات کو حاصل کرنے کی بھی اسی قدر کوشش کر رہے ہیں جو ہمارے ارد گرد لوگوں کو متاثر کر سکیں۔

آیئے آج جلسہ سالانہ کے اس مبارک موقع پر ہم اپنے آپ سے پوچھیں کہ:

- کیا ہم قرآنی تعلیم کے مطابق دوسرے ہم وطنوں کے لئے فائدہ کا باعث بن رہے ہیں؟
- کیا ہم رضا کارانہ طور پر رفاہِ عامہ کے کاموں میں کماحقہ حصہ لے رہے ہیں؟
- کیا ہم اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے کنیڈین معاشرہ میں مثبت تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

بطور احمدی، ہماری کامیابی، ہماری تعداد کا بڑھنا نہیں ہے۔

- بلکہ اپنی فیمیلیز میں، اپنے ہمسائیوں کے ساتھ، اپنے معاشرہ کی بھلائی کے لئے ہمارے رویے کیسے ہیں۔
- ہمارے اخلاق کیسے ہیں۔
- کیا ہماری موجودگی ایک مثبت تبدیلی کا ذریعہ بن رہی ہے یا نہیں۔

یہ وہ کسوٹی ہے جس پر ہمیں اپنے آپ کو پرکھنا چاہئے۔

اگر ہم حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ، حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے حقوق العباد کی بجا آوری میں اپنی صلاحیتوں کو صرف کریں گے تو چلتے پھرتے داعیٔ اسلام ہوں گے۔ ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم کی عملی صورت دکھانے والے سفیر بن جائیں گے۔

ہم سب کینیڈا میں مہاجر ہیں۔ مخصوص حالات کی وجہ سے اپنے ملکوں کو ترک کر کے یہاں آئے ہیں۔ ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں ان کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اپنے ملکوں سے ہجرت کر کے دوسرے ملکوں میں پناہ لینے والوں پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ نئے معاشروں میں ضم ہونے کی بھرپور کوشش کریں اور اس کی بہتری میں کماحقہ حصہ ڈالیں۔ وہ یہاں آکر الگ تھلگ ہو کر رہنے کی بجائے لوکل کمیونٹی کے ساتھ مل جل کر رہنا سیکھیں، اور اپنے نئے وطن، جس نے انہیں پناہ دی ہے، کی ترقی اور بھلائی کے لئے کوشاں رہیں۔“

(مترجم از انگریزی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء)

بنی نوع سے بھلائی اور ہمدردی کرنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لیے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

(سراج منیر۔ روحانی خزائن، جلد 12، صفحہ 28)

اگر ہم احمدی ہیں، تو حضورؑ کا یہ اقتباس ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم بلا تفریق رنگ و نسل و مذہب و ملت، بنی نوع کی ہمدردی کرنے میں جُٹ جائیں۔ حضورؑ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ ہم:

- اپنے وقت کا کچھ حصہ رضا کارانہ طور پر رفاہِ عامہ کے کاموں میں خرچ کریں۔
- اسی طرح اپنے اموال کا کچھ حصہ، جس پر اللہ تعالیٰ نے نادار غرباء اور مساکین کا حق رکھا ہے، خرچ کریں۔
- اپنے ذاتی مفادات کو پس پُشت ڈالتے ہوئے، بنی نوع کی بھلائی اور معاشرے کی بہتری کے لئے کام کریں۔
- ہمارے ساتھ میل جول رکھنے والے ہر فرد کے ساتھ احترام، شفقت اور ہمدردی کے جذبہ کے ساتھ پیش آئیں۔ چاہے وہ ہمارا رشتہ دار ہو، دوست ہو، جاننے والا ہو، یا راہ چلتا ہوا اجنبی ہی

کیوں نہ ہو۔

اگر ہم احمدی ہیں، تو ہمارا صرف یہ کہہ دینا کہ ہم احمدی ہیں، یا جماعت کی تجنید میں شامل ہیں، کافی نہیں ہے۔ ہم احمدی کہلانے کے روادار تب تک نہیں ہو سکتے جب تک ہم میں ”احمدی روح“ پیدا نہ ہو جائے۔ وہ اندرونی تبدیلی پیدا نہ جائے جس کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کھڑا کیا تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”میں سچ کہتا ہوں کہ تم صرف پوست اور چھلکے پر قانع ہوگئے ہو حالانکہ یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ مغز چاہتا ہے۔“

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 294)

جب ہمارے اقوال و افعال دین اسلام کی منشاء کے مطابق ہو جائیں گے۔ جب ہم ایک طرف اپنے خالق کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کر رہے ہوں گے اور دوسری طرف اس کی مخلوق کی خدمت کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ جب ہمارے گھر امن و آشتی کی مثال ہوں گے جہاں شوہر اپنی بیویوں کی عزت و احترام کو قائم کر رہے ہوں گے، بیویاں اپنے شوہروں کے ساتھ رواداری اور حسنِ سلوک سے پیش آ رہی ہوں گی۔ جہاں والدین بچوں کے ساتھ پیار اور محبت کے ساتھ دوستانہ تعلق قائم کر رہے ہوں گے۔ جب ہمارے ہمسائے ہمارے اخلاق اور حسنِ سلوک کی گواہیاں دے رہے ہوں گے۔ تب ہم حقیقی طور پر مسلمان اور احمدی کہلانے کے حق دار ہوں گے۔ لوگ ہمارے اندر اسلام کا خوبصورت چہرہ دیکھ سکیں گے۔

ہمارے سامنے بہترین اسوہ ہمارے نبی ﷺ کا ہے۔ آپؐ ایک حقیقی عابد تھے اور آپؐ کی عبادات کا اثر آپ کے اخلاق پر آپ کی گھریلو اور معاشرتی زندگی پر غرض زندگی کے ہر پہلو پر نمایاں نظر آتا ہے۔ مثلاً آپؐ کی ایک زوجہ نے جب آپ کی دوسری زوجہ کے قد پر کوئی طنزیہ جملہ کہا تو آپؐ اس بات پر شدید ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ کوئی ایسی بات نہ کہو جس سے کسی کی دلآزاری ہو۔ حالانکہ یہ ایک بہت چھوٹی سی بات ہے، لیکن آپؐ اخلاق کے جس اعلیٰ معیار پر فائز تھے آپؐ سے برداشت نہ ہوا کہ آپؐ کے سامنے کسی کی دلآزاری ہو۔(سنن ابی داؤد- باب فی الغیبه، حدیث 4875)

(ملخص از خطبہ جمعہ فرمودہ 2 / مارچ 2018ء)

کینیڈا میں احمدیوں کی تعداد اللہ کے فضل سے بہت بڑھ رہی ہے۔ ہمارے اکثر گھرانے مالی طور پر بھی مستحکم ہو چکے ہیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ہماری آپس کی رنجشیں اور تنازعات بھی دن بدن تیزی کے ساتھ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے گھروں میں محبت اور آشتی کم ہوتی جا رہی ہے۔ ہمارے اندر ایک دوسرے کے لئے ہمدردی کے جذبات کم ہوتے جا رہے ہیں۔ اگر ہم خود اسلامی تعلیمات اور اعلیٰ اخلاق اپنانے والے نہیں بن سکتے تو دوسروں کو اسلام کی طرف کیسے راغب کر سکتے ہیں؟

اخلاق میں سب سے اعلیٰ خُلق سچائی اور راستبازی ہے۔ آج کل ہمارے تنازعات کی سب سے بڑی وجہ بھی سچائی اور راست گوئی میں کمی ہے۔ قرآن کریم ہمیں ہر حال میں سچ بولنے کی تلقین کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔“

(سورۃ النساء 4: 136)

اس لئے سچائی کا خُلق عظیم ہماری زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہونا چاہیئے۔

مجھے یہاں سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال یاد آ رہی ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ان کا مقام صحابہ میں بھی اور امت میں بھی رسول کریم ﷺ اور امتی نبی کے بعد سب سے بلند مانا گیا ہے۔ وہ کیا وجہ تھی جس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب پر فضیلت دی؟

روایات میں آیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ مسجد میں بعض لوگوں کی آواز سنی کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہم پر کون سی زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ جیسے نیکی کے کام وہ کرتے ہیں اسی طرح نیکی کے کام ہم کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا:

”اے لوگو ابو بکرؓ کو فضیلت نماز اور روزوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اس نیکی کی وجہ سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔“

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 19، صفحہ 765)

تو یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں نیکی اور سچائی تھی جس نے آپ کو سب پر فضیلت دی۔ اس لئے میرے بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اپنے دلوں کو صاف کریں اور جھوٹ کو ترک کر دیں۔ بطور خادمِ سلسلہ، میرے سامنے کئی تنازعات ایسے آتے ہیں جن میں جھوٹ بد دیانتی بنیادی وجہ ہوتی ہے۔ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔

یہ ضروری ہے کہ ہماری نجی زندگی میں بھی اور ہماری پبلک لائف میں بھی۔ ہماری ہر بات جھوٹ کی ہلکی سے ہلکی ملونی سے بھی پاک ہونی چاہیے۔ جب ایسا ہو گا تو ہم دیکھیں گے کہ رنجشیں خود بخود ختم ہونے لگ جائیں گی۔

ہم سب کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ وہ ہمیں کینیڈا ایسے دنیا کے بہترین ملک میں لے آیا ہے۔ جہاں ہمیں ہر طرح کی آزادی ہے۔ ہمیں روحانی اور جسمانی زندگی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے ایک سازگار

ماحول میسر ہے۔

اس کے شکرانے کے طور پر ہمیں کینیڈا کی ترقی میں بھرپور حصہ ڈالنا چاہیے۔ جیسا کہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے،

حب الوطن من الایمان، وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ ہماری محبت کا اظہار کینیڈا کی اقتصادی، اخلاقی ، علمی اور معاشرتی بھلائی اور بہتری کے لئے جدوجہد کے ذریعہ ہونا چاہیے۔ جب ہم ان باتوں میں اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو سیدنا حضور انور کے ارشاد کے مطابق لوگ خودبخود متاثر ہوں گے اور ہماری طرف کھنچے چلے آئیں گے۔

لوگوں کو متاثر کرنے اور معاشرے میں مثبت تبدیلی پیدا کرنے کے لئے پہلے ہمیں خود اسلامی تعلیمات کے مطابق آپس میں بھائی چارے، محبت اور ہمدردی کو فروغ دینے کی ضرورت ہے ۔ اعلیٰ اخلاق اپنانے کی ضرورت ہے ۔ اسی طرح بلا تمیز مذہب وملت ہر ایک کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کے ساتھ پیش آنے کی ضرورت ہے۔

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُ تَمِّمَ صَالِحَ الأَ خْلَاقِ

(صحیح بخاری - حدیث 273)

مجھے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔

اس لئے ہم جو رسول کریم ﷺ کے ماننے والے ہیں، ہمارے گھروں میں، ہمارے معاشرے میں ہمیں اخلاقیات کے اعلیٰ معیار قائم کرنے چاہییں۔ اس طرح خودبخود وہ تبدیلی پیدا ہونا شروع ہو جائے گی، جو دین اسلام اور احمدیت دنیا میں پیدا کرنا چاہتی ہے۔

ہمیں روحانی، فکری اور اخلاقی طور پر اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی کے تین پہلوؤں پر توجہ دینے اور کام کرنے کی ضرورت ہے۔

- سب سے پہلا انفرادی پہلو ہے۔ ہم جائزہ لیں کہ ہماری روحانی حالت کیسی ہے۔ ہماری عبادات کا کیا معیار ہے۔ ہماری اخلاقی سطح کیسی ہے۔
- اس کے بعد اپنے گھروں پر توجہ کریں۔ ہمارے اہل وعیال کی اخلاقی صورت حال کیا ہے ۔ کیا ہمارے گھروں میں اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل ہو رہا ہے ۔ کیا ہم اپنے بچوں کی تربیت پر ان کی روحانی اور اخلاقی بہتری پر توجہ دے رہے ہیں۔
- اس کے بعد اپنے معاشرہ کی بہتری اور اخلاقی نشوونما کے لئے کوشش کریں۔

اس بارہ میں، میں جماعتی عہدیداران کو بھی توجہ دلاتا ہوں، کہ رسولِ کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق، اپنے آپ کو جماعت کا خادم سمجھیں۔ اور اپنی جماعت کی روحانی، اخلاقی اور فکری تعمیر وترقی کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کینیڈا کو روحانی اور دنیوی ہر دو میدانوں میں کینیڈا کی قیادت کرنے اور راہنمائی کرنے کے قابل بنائے۔ یہ قیادت بنی نوع کی خدمت کرنے سے حاصل ہوگی اور ان شعبوں میں اعلیٰ معیار حاصل کرنے سے ملے گی جن کا براہ راست تعلق لوگوں کی بہبود اور بھلائی سے ہے۔

ہماری ترقی کی تو بشارتیں موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وعدوں کی صورت میں عطا فرمائیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

> ”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلے کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقے کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔“

(تجلیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 409)

پس اب ہم پر ہے کہ ہم اس عظیم روحانی انقلاب کا حصہ بننا چاہتے ہیں یا نہیں۔

میرے پیارے بھائیو اور بہنو!

آج جماعت احمدیہ ہی وہ خوش قسمت جماعت ہے جس میں خلافت کا بابرکت اور الٰہی نظام موجود ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ خلافت کے زیر سایہ، ہم اس انقلاب عظیم کے برپا ہونے کے لئے مسلسل اور انتھک کوشش کرتے چلے جائیں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد تھا۔

ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی جد و جہد کرنی چاہیے جو غلبۂ اسلام کے لئے مد و معاون ہو۔ ہم اخلاق کے اعلیٰ معیار حاصل کریں۔ ہم بنی نوع کی ہمدردی اور بھلائی میں سرفہرست ہوں۔

ہم اس عہد کو نہ بھولیں جو صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے موقع پر مئی 2008ء میں ہم نے اپنے امام سے باندھا تھا کہ

> ”ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ...ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ؐ کے لئے وقف رکھیں گے۔ اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔“

ہم سب نے یہ اقرار کیا تھا کہ:

> ” ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جہد و جہد کرتے رہیں گے۔

(بقیہ صفحہ 35)

تقریر جلسہ سالانہ کینیڈا 2024ء

راہبرِ امنِ عالم ۔حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چھیالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز اتوار مؤرخہ 7؍جولائی 2024ء کے چوتھے اور اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ حدیقہ احمد، بریڈفورڈ، انٹاریو میں اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولانا صاحب موصوف نے ’’راہبرِ امنِ عالم ۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ‘‘ کے موضوع پر کی۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی عالمی امن کی راہبری کے بے شمار پہلوؤں میں سے صرف چار پر قرآن کریم، اسوۂ حسنہ اور اسلامی تاریخ کے حوالہ سے روشنی ڈالی۔ آپ نے موجودہ عالمی صورتِ حال کا علمی اور تحقیقی تناظر میں جائزہ لیتے ہوئے اسباب، وجوہ اور نتائج کی نشاندہی کی۔ یہ مبسوط، جامع، علمی اور تحقیقی خطاب افادۂ عام کے لئے ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

تشہد، تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ کے بعد درج ذیل آیات کریمہ تلاوت کیں۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

(سورۃ البقرہ 286:2)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

(سورۃ آل عمران 65:3)

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِىْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ

(سورۃ النحل 37:16)

ان آیات کا ترجمہ ہے:

’’رسول اس پر ایمان لے آیا جو اس کے ربّ کی طرف سے اس کی طرف اتارا گیا اور مومن بھی۔ (اُن میں سے) ہر ایک ایمان لے آیا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر (یہ کہتے ہوئے کہ) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کریں گے۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ تیری بخشش کے طلبگار ہیں۔ اے ہمارے ربّ! اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔‘‘

(سورۃ البقرہ 286:2)

’’کہ تو کہہ دے اے اہلِ کتاب! اس کلمہ کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی چیز کو اُس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا ربّ نہیں بنائے گا۔ (سورۃ آل عمران 65:3)

اور فرمایا:

’’کہ ہم نے ہر امّت میں کوئی نہ کوئی رسول یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ (اے لوگو!) تم اللہ کی عبادت کرو اور بتوں سے اجتناب کرو۔‘‘

(سورۃ النحل 37:16)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان تمام رسولوں کے بارہ میں فرماتے ہیں:

ہر رسولے کُو طریقِ حق نمود　　جانِ ما قربان بران حق پرورے

کہ ہر رسول نے یقیناً خدا کا راستہ دکھایا مگر ہماری جان تو اُس راستباز پر قربان ہے۔

نیز فرمایا:

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

معزز سامعین! مذہب کا قیام اللہ تعالیٰ کے انبیاءؑ اور رسولوںؑ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ مذہب اور رسولوں سے دلوں کے رشتے اور روحوں کے ناتے ایسے مضبوط اور گہرے ہوتے ہیں کہ اس کے لئے انسان اپنی جانیں تک قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ان کی خاطر وہ اپنے تمام دنیوی رشتے حتّٰی کہ اپنے ماں باپ، بال بچے سب

چھوڑ دیتے ہیں۔ انسان کے ان فطرتی اور مضبوط ترین جذبوں اور رشتوں کو عالمی طور پر تحفّظ دینے والے میرے آقا و مولیٰ سیّد الانبیاء حضرت محمد مصطفی ﷺ تھے۔

آپؐ نے تمام انبیاء اور رسولوںؑ پر بغیر کسی ایک کے استثناء کے اسلام میں داخل ہونے کے لئے غیر مشروط طور پر ان پر ایمان لانے کی شرط رکھ دی۔ آپؐ نے مستقل طور پر اس شرط کو ارکانِ ایمان میں شامل فرمایا۔ چنانچہ صرف وہ انبیاء علیہم السلام نہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ نہ ہی بعض وہ انبیاءؑ جن کا ذکر کسی اور مذہبی کتاب میں ملتا ہے۔ بلکہ بلا استثناء تمام انبیاءؑ اور رسول علیہم السلام جو دنیا کی کسی قوم یا کسی خطّے میں مبعوث ہوئے۔ ان کا کسی کو علم ہو یا نہ ہو، ان پر ایمان لانا اور ان کی عزّت وعظمت کی حفاظت کرنا ہر مسلمان پر فرض قرار دیا۔ یہ وہ بنیادی اکائی ہے جسے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ابدی طور پر دنیا کی قوموں اور دنیا کی وسعتوں میں قائم فرمایا۔

اگر کوئی شخص کسی نبی کو نہیں مانتا، تو وہ اسے اس لئے نہیں مانتا کہ وہ اسے سچّا نہیں سمجھتا۔ اس لئے وہ اس کے خلاف بدزبانی کرنے میں باک نہیں سمجھتا۔ دنیا میں ہم ہمیشہ ایسا ہوتا دیکھتے ہیں۔ مگر وہ شخص جو بغیر کسی استثناء کے ہر ایک نبی پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی بھی یہ جسارت نہیں کرسکتا۔ پس یہ دنیا میں امن و امان قائم رکھنے کی ایک بنیادی اکائی ہے، ایک حتمی قانون ہے اور بہت غیر متزلزل مضبوط بنیاد ہے۔ یہ قانون آیتِ کریمہ ”وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ“ (سورۃ الانبیاء 108:21) کہ ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لئے محض رحمت کے طور پر بھیجا ہے۔ کی واضح، روشن اور عملی شکل ہے۔

سامعینِ کرام! رسول اللہ ﷺ کے نزول اور آپؐ کی بعثت سے بہت پہلے سے آپؐ کی امن و آشتی کے لئے عالمی راہبری کی شہادتیں گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی زبان سے ادا ہو چکی تھیں۔ لہٰذا ہم گزشتہ صحفِ انبیاءؑ پر اگر نظر ڈالیں کہ ان انبیاءؑ کو رسول اللہ ﷺ کی حسین ذات وصفات جب کشوف میں دیکھائی گئی تو انہوں نے آپؐ کے جملہ اوصافِ حمیدہ کی کیا نشاندہی فرمائی؟ چنانچہ دیگر انبیاءؑ کے علاوہ حضرت یسعیاہؑ نے آپؐ کے بارہ میں جو پیشگوئیاں فرمائیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ

”وہ قوموں میں عدالت جاری کرے گا۔ ... وہ مَسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا اور ٹمٹماتی بتی کو نہ بجھائے گا۔ وہ راستی کے ساتھ عدالت کرے گا۔“ (یسعیاہ۔ باب 42، آیت 2۔4)

حضرت یسعیاہؑ کی اس پیشگوئی میں مسلے ہوئے سرکنڈے سے مراد وہ بے بس اور بے کس لوگ ہیں جو حالات کی ستم ظریفیوں کے پسے ہوئے ہیں، وہ نبی ان کی دستگیری فرمائے گا اور ٹمٹماتی ہوئی بتی سے مراد وہ لوگ ہیں جو تباہی کے کنارے کھڑے ہیں، وہ انہیں اس تباہی سے اس طرح بچالے گا کہ ان کی شمع حیات بجھ نہ پائے گی۔ وہ بلا تمیزِ رنگ و نسل اور قبیلہ و قوم عدل کو انتہائی سچائی کے ساتھ قائم فرمائے گا۔

تاریخ شاہد ہے کہ حضرت یسعیاہؑ کی بیان فرمودہ یہ صفات رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے لمحے لمحے میں اپنی کمال تابانی سے اس طرح جلوہ گر ہوئیں کہ ان کا فیض ہر ایک کو پہنچا ہے اور پہنچتا رہے گا۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ جو پیغام، جو شریعت، جو دین اور جو ضابطۂ حیات لائے، نیز آپؐ نے اپنی سنّت اور عمل سے جو کچھ ظاہر فرمایا، وہ ان سب کو باریک در باریک پہلوؤں سے مکمل طور پر احاطہ کرتے ہیں۔

سامعین کرام! ہمارے آقا و مولیٰ رحمۃٌ للعٰلمین سیّد المرسلین ﷺ رہبرِ امن عالم ہیں۔ ہم اس موضوع کو کئی بلکہ اَن گنت زاویوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن آج آپؐ کی راہبریٔ امن و سلامتی اور صلح و آشتی کو صرف چار اطراف سے دیکھیں گے۔

1. دینی و مذہبی پہلو سے رہبرِ امن و سلامتی
2. بین القبائل، بین الاقوام یا عالمگیر زاویہ سے
3. خلقِ خدا کے لئے امن و سلامتی عطا کرنے کے لحاظ سے اور
4. انفرادی، شخصی یا ذاتی جانب سے۔

1۔ دینی، مذہبی اور اعتقادی پہلو سے رہبرِ امن و سلامتی

مذاہبِ عالم کے مقدّس مقامات کی حفاظت کا اصول

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر مقدّس مقامات کی حفاظت سے متعلق یہ تعلیم نازل فرمائی کہ ان کی ہر صورت میں حفاظت کی جائے۔ چنانچہ فرمایا:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ (سورۃ الحج 41:22)

ترجمہ: اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے لڑا بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مذاہب کے عبادت خانوں کی حفاظت کے

انتظام کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس تعلیم کے تحت رسول اللہ ﷺ نے ہر مذہب و ملّت کے شعائر کی حفاظت کے لئے معاہدے کئے اور ان کے تقدّس کو پامالی سے بچانے کے لئے واضح ارشاد فرمائے اور ان کی حفاظت کی قطعی ضمانت مہیّا فرمائی۔ چنانچہ 10 ہجری میں نجران کے علاقے سے عیسائی اکابرین کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوا۔ اس وفد کے ساتھ آپؐ کی تفصیلی بحث ہوئی اور بالآخر آپؐ کی طرف سے انہیں مباہلہ کی دعوت بھی دی گئی جس کے بعد آپؐ نے انہیں دعوتِ اسلام بھی دی۔ انہوں نے آپؐ کی اس دعوت کو ایمانی اور دینی لحاظ سے تو قبول نہ کیا مگر اسلام کے پُر امن نظام کو تسلیم کرتے ہوئے آپؐ کی خدمت میں عرض کی کہ وہ آپؐ سے صلح کی درخواست کرتے ہیں اور جو حکم آپؐ انہیں دیں گے وہ انہیں قبول ہو گا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے ان سے حسبِ ذیل امور پر معاہدۂ امن کیا اور انہیں اس معاہدہ پر مبنی حسبِ ذیل تحریر بھی دی کہ:

> "محمّد نبیؐ کی طرف سے اسقف ابو حارث کے لئے اور نجران کے دیگر پادریوں، کاہنوں، اور ان کے پیروکاروں اور راہبوں اور ان کے سب متبعین کے لئے اور ان کے گرجوں، عبادت گاہوں وغیرہ کے لئے امان ہے۔ ان کے پادریوں میں سے کسی کو اس کے منصب سے، ان کے راہبوں میں سے کسی راہب کو اس کی رہبانیّت سے اور ان کے کاہنوں میں سے کسی کاہن کو اس کی کہانت سے قطعاً برطرف نہیں کیا جائے گا۔ انہیں ان کے حقوق اور ان کے اختیارات سے جن پر وہ قائم ہیں، ہٹایا نہیں جائے گا۔ جب تک وہ خیر خواہ اور صلح جُو رہیں گے یا ظالموں کے ساتھ ظلم ڈھانے والے نہ ہوں گے، انہیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پناہ حاصل رہے گی۔"
>
> (طبقات ابن سعد ذکر بعثة رسول اللہ ﷺ الرسل بکتبہ الی الملوک یدعوھم الی الاسلام و ابن کثیر کتاب الوفود وفد نجران)

یہ تحریر جہاں مذہبی آزادی کے لئے آنحضرت ﷺ کی جدّو جہد کی ایک اعلیٰ مثال ہے وہاں آپؐ کی وسعتِ قلبی کی بھی آئینہ دار ہے۔ یہ معاہدہ صرف تحریر یا مثال کی حدّ تک نہیں تھا بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے عملاً نافذ بھی کرایا۔ اس کے ذریعہ آپؐ نے اسلامی حدودِ مملکت میں نہ صرف آزادیٔ ضمیر و مذہب کو قائم فرمایا بلکہ اسے احکامِ شریعت میں بھی داخل فرمایا۔ ان احکام کے ذریعہ آپؐ نے ہر مذہب والے کو جو اسلامی سلطنت کا مطیع و محکوم تھا، مذہبی آزادی کی کھلی فضا مہیّا کی۔ آپؐ نے ان کے جملہ حقوق کا تحفّظ نیز فرائض کا تعیّن کر کے انہیں پُر امن زندگی جینے کا اعزاز و اعتماد عطا فرمایا۔ آپؐ نے درجنوں قبائل اور قوموں سے اسی نوع کے معاہدے کئے۔

2. بین القبائل، بین الاقوام یا عالمگیر زاویہ سے رہبرِ امن و سلامتی

رسول اللہ ﷺ کی عالمی قیامِ امن کی دوسری راہبری بین القبائل، بین الاقوام یا عالمگیر پہلو سے ہے۔

امن و سلامتی کے بین الاقوام بنیادی اصول کا اجراء

امن و آشتی کے اس پہلو سے قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (سورۃ المائدہ 9:5)

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔"

ان دونوں احکام کے تحت کوئی حقیقی مسلمان حکومت بین الاقوامی تعلّقات کو خراب کرنے کا موجب نہیں ہوسکتی کیونکہ مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ دوسری قوموں کے مالوں اور حکومتوں کی طرف کبھی حرص و طمع کی نگاہ نہ ڈالیں اور نہ صرف یہ کہ انفرادی طور پر بااخلاق اور منصف و عادل ہوں بلکہ چاہئے کہ قومی اور بین الاقوامی طور پر بھی بااخلاق اور مُنصِف و عادل ہوں۔ یہ بنیادی اصول ہیں جو انفرادی و قومی اور بین الاقوامی معاہدوں، جھگڑوں، تنازعات اور جنگوں پر یکساں لاگو ہوتے ہیں۔

جنگوں اور جھگڑوں کو ختم کرنے کے اصول

جنگوں کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ احکام لے کر آئے کہ عورتوں، بچوں اور اپنی زندگی کو مذہبی کاموں کے لئے وقف کر دینے والوں اور بوڑھوں کو کچھ نہ کہو، صرف ان لوگوں کو مارو اور صرف لڑائی میں مارو جو جنگ کر رہے ہوں، اگر کوئی ہتھیار رکھ دے اور کہے کہ میں نہیں لڑتا تو پھر اس کو قتل کرنا ناجائز ہوگا۔ کسی ملک کا بے فائدہ نقصان بھی نہ کرو، دشمن کے کھیتوں اور درختوں اور مکانوں کو بچاؤ اور بلا سبب اس غرض سے نقصان نہ پہنچاؤ کہ بعد میں ان کی حکومت کمزور رہے گی۔ اور اگر کوئی قوم صلح کا پیغام دے تو اس خیال سے کہ اس کے دل میں شرارت ہے وہ صرف وقفہ چاہتی ہے صلح سے انکار نہ کرو بلکہ جب تک شرارت ظاہر نہ

ہو جنگ کو مٹانے اور صلح کرنے کی کوشش کرو۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ جھگڑوں کو مٹانے کے لئے یہ ایک اور غیر معمولی حکم دیا ہے جسے ایک رنگ میں دنیا میں رائج لیگ آف نیشنز کی جامع شکل میں دیکھتے ہیں لیکن یہ UNO متحدہ اقوام عالم ابھی تک مکمل ہوئی ہے نہ ہو گی۔ کیونکہ اس میں بنیادی طور پر بد نیتیاں شامل ہیں، جانبداریاں اور خود غرضیاں جلوہ گر ہیں اور ہمیشہ ہی اس میں بہت سے تحفظات سر اٹھاتے ہیں۔ لیکن جس حدّ تک اسلام اس کو لے جانا چاہتا ہے، اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ:

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰىہُمَا عَلَی الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰہِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ۝ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝

(سورۃ الحجرات 49:10-11)

ترجمہ: اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس الٰہی اصول کی وضاحت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”اس آیت میں بین الاقوامی صلح کے قیام کے لئے مندرجہ ذیل لطیف گُر بتائے گئے ہیں۔

سب سے اوّل جب دو قوموں میں لڑائی اور فساد کے آثار ہوں معًا دوسری قومیں بجائے ایک یا دوسری طرفداری کرنے کے ان دونوں کو نوٹس دیں کہ وہ قوموں کی پنچائیت سے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کرائیں۔ اگر وہ منظور کرلیں تو جھگڑا مٹ جائے گا۔ لیکن اگر ان میں سے ایک نہ مانے اور لڑائی پر تیار ہو جائے تو دوسرا قدم یہ اٹھایا جائے کہ باقی سب اقوام اس کے ساتھ مل کر لڑیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ سب اقوام کا مقابلہ ایک قوم نہیں کر سکتی ضرور ہے کہ جلد اس کو ہوش آجائے اور وہ صلح پر آمادہ ہو جائے۔ پس جب وہ صلح کے لئے تیار ہو تو تیسرا قدم یہ اٹھائیں کہ ان دونوں قوموں میں جن کے جھگڑے کی وجہ سے جنگ شروع ہوئی تھی صلح کرا دیں۔ یعنی اس وقت اپنے آپ کو فریقِ مخالف بنا کر خود اس سے معاہدات کرنے نہ بیٹھیں بلکہ اپنے معاہدات جو پہلے تھے وہی رہنے دیں۔ صرف اسی پہلے جھگڑے کا فیصلہ کریں جس کے سبب سے جنگ ہوئی تھی اس جنگ کی وجہ سے نئے مطالبات قائم کر کے ہمیشہ کے فساد کی بنیاد نہ ڈالیں۔

چوتھے یہ امر مدّ نظر رکھیں کہ معاہدہ انصاف پر مبنی ہو یہ نہ ہو کہ چونکہ ایک فریق مخالفت کر چکا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف فیصلہ کر دو بلکہ باوجود جنگ کے اپنے آپ کو ثالثوں کی ہی صف میں رکھو فریقِ مخالف نہ بن جاؤ۔

ان امور کو مدّ نظر رکھ کر اگر کوئی انجمن بنائی جائے تو دیکھو کہ کس طرح دنیا میں بین الاقوامی صلح ہو جاتی ہے۔“

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام۔ انوار العلوم۔ جلد 8، صفحہ 314-313)

امن و سلامتی کے قیام کا بین القبائل معاہدہ۔ میثاقِ مدینہ

بین القبائل یا بین الاقوام معاہدوں کی ایک مثال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے جب مدینہ پہنچے تو سب سے پہلے آپؐ نے مدینہ کے انصار اور مکّہ سے ہجرت کر کے آنے والے مہاجروں میں مؤاخاۃ قائم کی اور بھائی چارے کا معاشرہ تشکیل دیا۔ اس کے بعد آپؐ نے وہاں کے دوسرے عناصر یعنی یہودی قبائل، بنو قریظہ، بنو قینقاع، بنو نظیر اور غیر یہودی قبائل اوس اور خزرج اور ان کے حلیفوں کو ایک امن و سلامتی کے شاہکار جمہوری معاہدہ میں پرو دیا۔ یہ معاہدہ تاریخ عالم میں میثاقِ مدینہ کے نام سے ہمیشہ عدل و امن اور عظمت و تقدّس کے مقام پر قائم رہے گا۔ یہ اہم معاہدہ قریباً سینتالیس (47) شقوں پر مشتمل تھا جس کی چند دفعات یہ تھیں۔ کہ:

اس معاہدے میں آپؐ نے یہ شق بھی رکھی کہ

” اِنَّ یَہُوْدَ بَنِی عَوْفٍ اُمَّۃٌ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ لِلْیَہُوْدِ دِیْنَہُمْ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ دِیْنَہُمْ۔“

کہ بنو عوف کے یہود مومنوں کے ساتھ یقیناً امّتِ واحدہ ہیں۔ دین و مذہب میں ہر شخص آزاد ہو گا۔ یہودیوں کا اپنا دین اور مسلمانوں کا اپنا دین ہو گا۔ اس میں ایک دوسرے کو دخل دینے کی اجازت نہ ہو گی۔ اس معاہدہ میں ہر ایک کو مذہبی آزادی عطا فرمائی گئی۔ کیا ہی عظیم الشان پیغام ہے اور کیا ہی عظیم الشّان قانون ہے۔

آپؐ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ یہودی قبائل مدینہ کے جس قبیلے کے حلیف ہیں وہ اُس قبیلے کے ساتھ ایک قوم شمار ہوں گے۔ مثلاً بنو عوف کے یہودی حلیف، بنو عوف

کے ساتھ اور بنونجار کے یہودی حلیف، بنونجار کے ساتھ یکساں حقوق کے مالک ہوں گے۔غرض مختلف مسلمان قبائل کے حلیف یہودی سارے مسلمانوں کے ساتھ بطور اُمّتِ واحدہ شامل سمجھے جائیں گے۔لیکن یہ شمولیت اور مساوات صرف دنیوی اور انسان کے بنیادی حقوق تک محدود ہو گی۔ ورنہ دین و مذہب میں ہر شخص آزاد ہو گا۔ یہودیوں کا اپنا دین اور مسلمانوں کا اپنا دین ہو گا۔ اس میں ایک دوسرے کو دخل دینے کی اجازت نہ ہو گی۔سب قبائل کو امن و سلامتی کی ضمانت دیتے ہوئے آپؐ نے انہیں اپنے سینے سے لگایا۔

آپؐ نے اس میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ قومی ضرورت کے وقت ہر گروہ اپنے اپنے اخراجات کا ذمہ دار ہو گا۔مسلمان اپنے اخراجات کے ذمہ دار ہوں گے اور یہودی اپنے اخراجات کے ذمہ دار ہوں گے۔ اگر کوئی اور گروہ معاہدہ میں شامل قوم سے جنگ کرنے پر آمادہ ہو گا تو سب مل کر اس کا مقابلہ کریں گے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

(سیرۃ ابن ہشام۔زیر عنوان' الرسول یوادع الیھود'، جلد2، صفحہ64)

سامعین کرام! امن و آشتی کا یہ منفرد، بنیادی اور اعجازی معاہدہ ہے جس کی نظیر نہ پہلے کبھی دنیا میں موجود تھی اور نہ آئندہ اس سے بہتر کوئی معاہدہ ظہور میں آ سکتا ہے۔ میثاقِ مدینہ رہتی دنیا تک یہ شہادت پیش کرتا رہے گا کہ باوجود اس کے کہ مدینہ کے یہود اور منافقین رسول اللہ ﷺ کو اذیت دینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے تھے، آپؐ نے انہیں ان خاص حالات میں ''امّتِ واحدہ'' میں شامل رکھا۔آپؐ نے اسلام کو ایسے وسیع النّظر، وسیع القلب اور وسیع الظّرف مذہب کے طور پر پیش فرمایا جو دنیا کی ہر قوم اور مذہب کو اپنے اندر سمو کر اسے ''امّتِ واحدہ'' بننے کی دعوت کے ساتھ اس کے قیام کے لئے مستقل عملی لائحۂ عمل بھی پیش کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی امن کے معاہدے مدینے کے اِرد گرد کے قبائل سے بھی کئے۔اس کے لئے آپؐ نے جہاں جانا ضروری سمجھا وہاں آپؐ بذاتِ خود تشریف لے گئے۔مقصد یہ تھا کہ مدینہ کے ماحول کو پُرامن رکھا جائے۔یہاں ایک ایسا معاشرہ قائم اور جاری کیا جائے جو اللہ تعالیٰ کے دین کی اصل غرض و غایت ہے، جو ''اَسْلِمْ تَسْلَمْ'' کا عملی نمونہ ہو۔(یعنی ہمارے ساتھ امن کے معاہدہ میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں مستقل طور پر امن کی ضمانت مل جائے گی)۔جس کے تحت سب قومیں معاہدوں کی پُرامن فضا میں آ کر ایک ایسے نظام کی اطاعت میں آجائیں جو ہر ایک کو شرطیہ امن اور اعلیٰ تحفّظ کی ضمانت دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے ایسے معاہدے خطۂ عرب اور پھر ساری دنیا کے لئے پائیدار امن و سلامتی کی ضمانت تھے جن سے ہر قوم و قبیلے کے افراد کے جانی و مالی اور انسانی حقوق کا تحفظ وابستہ تھا۔

3. خلقِ خدا کے لئے امن و سلامتی عطا کرنے کے لحاظ سے رہبرِ امن عالم

تیسرا پہلو خلقِ خدا کے لئے امن و سلامتی عطا کرنے کا ہے۔رسول اللہ ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔آپؐ کا دامنِ عفو و کرم اور سایۂ رحمت صرف انسانوں پر ہی وسیع نہیں ہے۔ وہ تمام مخلوقات پر حاوی ہے۔

رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں تھے کہ ایک اونٹ آپؐ کو دیکھ کر بلبلانے لگا۔اس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا۔آپؐ اس کے پاس تشریف لے گئے۔اس کے سر اور گردن پر ہاتھ پھیرا تو وہ پُرسکون ہو گیا۔آپؐ نے پوچھا:

''یہ کس کا اونٹ ہے؟''

ایک انصاری نوجوان نے عرض کی:

''یہ اس کا اونٹ ہے۔''

آپؐ نے فرمایا:

''اس جانور کے بارے میں تم اللہ کا تقویٰ کیوں اختیار نہیں کرتے جس کا اللہ نے تمہیں مالک بنایا ہے؟اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام بھی زیادہ لیتے ہو۔''

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الجھاد، باب ما یؤمر بہٖ من القیام علی الدّواب و البھائم)

ایک سفر میں آپؐ کے ایک ساتھی نے چڑیا کے بچے پکڑ لئے۔ وہ چڑیا حضور ﷺ کے پاس آ کر بیقراری سے پھڑ پھڑانے لگی۔آپؐ نے (بے تاب ہو کر) فرمایا:

''اس چڑیا کو اس کے بچوں کے ذریعہ کس نے دکھ پہنچایا ہے؟ جاؤ اور اسے اس کے بچے واپس لوٹاؤ۔''

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الجھاد، باب کراھیۃ حرق العد وّبالنّار)

ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں:

''ایک دفعہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ نے چیونٹیوں کا بل دیکھا جس پر ہم نے آگ جلائی تھی۔آپؐ نے فرمایا:

''کس نے ایسا کیا ہے؟''

ہم میں سے بعض نے بتایا کہ انہوں نے ایسا کیا ہے تو آپؐ نے فرمایا:

''سوائے آگ کے ربّ کے کسی کے لئے اللہ کا عذاب دینا جائز نہیں۔''

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الجھاد ،باب کراھیۃ حرق العد وّبالنّار)

آپؐ کی یہ بھی تعلیم تھی کہ جانور کو تیز دھار چھری سے ذبح کرو تا کہ اسے زیادہ تکلیف نہ ہو۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الصید والذبائح، باب الامر باحسان بالذبح و سنن ابو داؤد۔ کتاب الضحایا باب فی النھی ان تصبر البھائم و الرفق بالذبیحۃ)

یہاں تک کہ جانوروں کے جذبات کا خیال رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے بھی فرمایا کہ جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرو۔

(سنن ابن ماجہ۔ ابواب الذبائح، باب اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح)

یہ دردمند پاک، رحیم اور گداز دل ہے محمد رسول اللہ ﷺ کا جو کسی جانور کی تکلیف پر بھی تڑپ اُٹھتا ہے اور اس کے جذبات اور درد کو اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ حتّٰی کہ راستے سے معمولی سی شاخ جو کسی کی تکلیف کا موجب تھی، اپنے پیارے ربّ کے حضور اسے ہٹانے والے کے لئے مغفرت کی التجائیں کرتا ہے۔

(صحیح بخاری ۔کتاب المظالم و الغضب، باب من اخذ الغصن و ما یؤذی...)

یہ اس گداز دل انسان کے امن و سلامتی مہیّا کرنے کے راہنما انداز اور اسلوب ہیں جن میں سے یہ چند نمونے کے واقعات ہیں۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ کی ساری زندگی ایسے واقعاتِ رحم وکرم اور امن و سلامتی کے درسوں سے چھلک رہی ہے۔ ان واقعات سے کتبِ احادیث جگہ جگہ مزیّن ہیں۔ یہ تمام واقعات سارے عالم میں منادی کرتے ہیں کہ آپؐ راہبرِ امنِ عالم تھے، انسان ہوں یا حیوان، نباتات ہوں یا جمادات یا کچھ اور آپؐ سب کے لئے امن و سلامتی کی راہبری کرنے والے تھے۔ ؎

آں ترحّم ہا کہ خلق از وے بدید   کس نہ دیدہ در جہاں از مادرے

کہ وہ مہربانیاں جو مخلوقِ خدا نے آپؐ سے دیکھیں وہ کسی نے اپنی ماں سے بھی نہ پائی تھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍوَّ
بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

4. انفرادی، شخصی یا ذاتی اعتبار سے رہبرِ امن و سلامتی

انفرادی، شخصی یا ذاتی امن کا پہلو ملاحظہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کا خمیر خُلقِ عظیم پر استوار فرمایا تھا۔ آپؐ جس طرح صفاتِ باری تعالیٰ کے کامل مظہر تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفتِ مؤمن اور صفتِ 'السلام' بھی آپؐ میں کامل طور پر جلوہ گر تھی۔ آپؐ کی غیر معمولی شخصیّت کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے بچپن اور جوانی کے حالات میں بھی کسی ایک جگہ بھی ایسا ذکر نہیں ملے گا کہ آپؐ نے کسی ہم عمر کے ساتھ کوئی لڑائی جھگڑا یا مار پیٹ تو کجا، اسے ذرّہ بھر بھی دکھ دیا ہو۔ یہاںتک کہ گھر میں بھی کبھی کوئی ضد نہیں کی اور نہ ہی کسی تنگی پر حتّٰی کہ بھوک پیاس پر بھی کبھی کسی قسم کی بے صبری کا اظہار یا احتجاج نہیں کیا۔ چنانچہ آپؐ کی بچپن کی دایہ اور رضاعی ماں حضرت اُمّ ایمنؓ بیان کرتی ہیں۔ (مَا شَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَطَشًا وَلَا جُوْعًا) کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی بھی (بچپن میں یا بڑی عمر میں) بھوک یا پیاس کی شکایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یعنی آپؐ کی سرپرست آپ کی طرف سے سُکھ اور چین میں تھی۔ آپؐ اس عمر میں بھی بڑوں کو امن دینے والے تھے۔

(مدارج النبوّۃ (فارسی) از شاہ عبد الحق محدّث دہلوی جلد 2 صفحہ 33 مطبوعہ مطبع فیض منشی نولکشور و(اردو) جلد 2، صفحہ 38۔ مطبوعہ شبّیر برادرز اردو بازار لاہور۔ 2004ء ایڈیشن)

رسول اللہ ﷺ بچپن میں اپنی رضاعی ماں کے ہاں بنو سعد میں رہے ۔ بچوں کے ساتھ کھیلے، بکریاں چرائیں اور گھر کے کام کاج کئے مگر ایک بار بھی بچپن کی کسی دھینگا مشتی اور کسی لڑائی جھگڑے میں ملوّث نہیں ہوئے۔ سب بچے آپؐ کی طرف سے مأمون و مصئون تھے۔

حِلف الفضول آپؐ کے دردمند دل اور امن و آشتی کے جذبوں کی ایک وسیع داستان ہے۔ سریر آرائے نبوّت ہونے سے بہت پہلے حجرِ اسود کا قضیہ جو آپؐ نے حل کیا اور قبائل عرب کو کشت و خون سے محفوظ فرمایا یہ آپ کے راہبرِ امنِ عالم ہونے کا ایک تابندہ واقعہ ہے۔ یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی جوانی کے دَور میں بھی امن و سلامتی اور صلح و آشتی کے خُوگر تھے۔ آپؐ ہی ازل تا ابد راہبرِ امنِ عالم ہیں۔ آپؐ ہی تھے جو ہر لحہ انسانیت اور انسانی خون کی حفاظت اور امن و سلامتی کے سب سے بڑے راہبر تھے اور رہیں گے۔

میرا آقا، ہمارا رحیم و کریم آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ وہ تھا جس نے ہر جہت میں عوام النّاس کو سُکھ اور آرام پہنچانے کے اصول قائم فرمائے۔ آپؐ اپنے نمائندوں کو کسی جگہ بھجواتے تو انہیں نصیحت فرماتے کہ:

"یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا"

(صحیح بخاری ۔کتاب العلم ما کان رسول اللہ ﷺ یتخولھم)

کہ آسائش پیدا کرو اور مشکل پیدا نہ کرو، خوشی پہنچاؤ، نفرت نہ دلاؤ۔

آپؐ کی سب کو نصیحت بھی یہی تھی اور پاک فطرت پر استوار آپؐ کا اپنا عمل بھی یہ تھا کہ آپؐ ہمیشہ آسانیاں عطا کرنے اور خوشیاں بانٹنے کی کوشش فرماتے تھے۔

آپؐ یتیموں کی کفالت کے لئے انتہائی درد رکھتے تھے۔ بیواؤں کے لئے

بیحد فکرمند رہتے تھے۔ بے کسوں پر آپؐ کا دامنِ رحمت بارش بھرے بادل کی طرح سایہ فگن تھا۔ چنانچہ روایت ہے کہ ایک صحابیؓ اپنے غلام کو پیٹ رہے تھے۔عقب سے یہ آواز آئی کہ خدا تم پر اس سے زیادہ اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔اس صحابیؓ نے مڑ کر دیکھا تو خود رسول اللہ ﷺ تھے۔عرض کی:

"یا رسول اللہ! میں نے اسے اللہ کی خاطر آزاد کر دیا ہے۔"

فرمایا: "اگر تم ایسا نہ کرتے تو آتشِ دوزخ تمہیں چھو لیتی۔"

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب، باب فی حق المملوک)

ایسا نرم خُو اور ہر کس و ناکس پر دامنِ ترحّم دراز کرنے والا وسیع الظرف رحیم و کریم انسان ہی تھا جو راہبر امنِ عالم تھا۔ آپؐ کے علاوہ کوئی دوسرا یہ عظیم خطاب پانے کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ممکن ہی نہیں ہے۔

- رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابیّ بن ابی سلول۔ جب سے رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے، اس دن سے لے کر اپنی موت تک اس نے کوئی موقع جانے نہیں دیا کہ اس نے آپؐ اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں اور کوششیں نہ کی ہوں۔ میرے نزدیک اس سے بڑا نقصان دہ شخص اور کوئی نہیں تھا۔ حتّٰی کہ آپؐ کے قتل کی پوری سازش تیار کر کے چھ آدمی بھی راہ میں مقرر کر کے انہیں ایک گھاٹی پر بٹھا چکا تھا۔ لیکن قربان جائیں اس رحمتِ عالم ذات پر کہ وہ سب سے بڑا گستاخ جب 9ھ ہجری میں مرا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے کرتے میں کفن دے کر اس کا جنازہ پڑھا اور قبر میں بھی خود اتارا اور اس کی بخشش کی دعا کی۔

- رسول اللہ ﷺ کے سپرد اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانا تھا۔ اس فرض کی ادائیگی کے لئے آپؐ ذرّہ بھر مخاصمت سے بھی گریز فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک بار افسوس کا اظہار کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

"اَلَا رَجُلٌ یَحْمِلُنِی اِلَی قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَیْشًا مَنَعُوْنِی اَنْ اُبَلِّغَ کَلَامَ رَبِّی'

(سنن ابوداؤد۔ کتاب السنّۃ، باب فی القرآن و جامع ترمذی۔ باب فضائل القرآن، باب کیف کانت قرأۃ النبی ﷺ)

یعنی کاش! کوئی ایسی جرأت والا شخص مل جائے جو مجھے اپنی قوم میں لے جا کر رکھ سکے کیونکہ قریش نے مجھے اپنے ربّ کا کلام پہنچانے سے روک رکھا ہے۔ یہ پُر تشدّد اور جابرانہ سلوک تھا جو رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے متبعین کے ساتھ مکّہ والے روا رکھتے تھے۔آپؐ کے اس فقرہ کے تجزیہ سے آپؐ کی سیرت کا یہ پہلو انتہائی روشن ہو کر سامنے آجاتا ہے کہ آپؐ اپنی جان، مال، اہل و عیال اور عزّت و ناموس کی بات نہیں کرتے۔ آپؐ یہاں اپنے پر کسی تشدّد کا شکوہ نہیں فرماتے۔ بلکہ آپؐ کو غم ہے تو یہ کہ مکّہ میں رہ کر یہ ممکن نہیں ہو رہا کہ آپؐ اپنے ربّ کریم کے پیغام کی تبلیغ کر سکیں۔ آپؐ کو اپنا سب کچھ چھوڑ کر کہیں جانے کی خواہش ہے تو صرف اس لئے کہ وہاں اپنے ربّ کے کلام کو لوگوں تک پہنچا سکیں۔

- رسول اللہ ﷺ نے آپؐ کو ذہنی، جسمانی، روحانی، معاشی اور ہر طرح کی اذیت دینے والوں کو درگزر فرمایا اور جانی دشمن پر عفو و مہربانی فرمائی۔

- سراقہ بن مالک ہجرت کے سفر میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے تعاقب میں تھا تا کہ وہ آپؐ کو گرفتار کر کے اور کفّارِ مکہ کے سپرد کر کے انعام حاصل کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ آپ دونوں کو اس کی گرفت سے باہر رکھا اور آپؐ کی حفاظت فرمائی بلکہ الٹا اسے آپؐ کے قبضہ میں دے دیا۔ یہ شخص آپؐ کا جانی دشمن تھا مگر آپؐ نے اسے نہ صرف معاف کیا بلکہ اسے کسریٰ کے کنگنوں کی بشارت بھی عطا فرمائی۔ چنانچہ وہ بعد میں مسلمان ہو کر اسلام کا خادم بنا۔

(اسد الغابہ: زیر لفظ - سراقہ)

- رسول اللہ ﷺ نے ہر ممکن امن و آشتی کے قیام کے لئے کوششیں فرمائیں۔ چنانچہ 6ھ ہجری حدیبیہ میں معاہدہ کے وقت آپؐ کا فرمانا تھا:

"وَالَّذِی نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَسْاَلُوْنِی خُطَّةً یُعَظِّمُوْنَ حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَیْتُهُمْ اِیَّاهَا'

(صحیح بخاری۔ کتاب الشروط، باب الشروطِ فی الجهاد...)

کہ بخدا وہ حرماتِ الٰہی کی عزت و عظمت کے لئے مجھ سے جو مطالبہ بھی کریں گے میں اسے قبول کروں گا۔

- راہبر امنِ عالم رحمتِ مجسّم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مکّہ کی فتح کو قطعی طور پر خونریزی سے پاک فتح بنانے کی کوشش فرمائی اور حتّی الامکان اسے خون خرابے سے بچایا۔ پھر جب فتح کا عمل مکمل ہوا تو آپؐ نے وہاں کے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نے سالہا سال مخالفت کی۔ مسلمانوں کو زدو کوب کیا، انہیں قتل کیا، ان پر انسانیت سوز ظلم ڈھائے۔ اب بتاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ وہ جانتے تھے کہ ان سے مخاطب ایک رحیم و کریم ذات ہے۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا:

"جو ایک شریف اور کریم بھائی اپنے خطا کار بھائیوں سے روا رکھ سکتا ہے اور جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ روا رکھا تھا۔ اس کے سوا ہم آپؐ سے

اور کسی سلوک کی توقع نہیں رکھتے۔"

آپؐ نے اس پر فرمایا: میرا یہی ارادہ تھا۔

اِذۡهَبُوۡا اَنۡتُمُ الطُّلَقَاءُ لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ یَغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ۔

جاؤ تم آزاد ہو (کسی قسم کی سزا تو کیا) آج کا دن کسی کی ملامت کا دن ہے نہ کسی سرزنش کا۔ آپؐ نے انہیں دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کر دے۔

آپؐ کا یہ ایک عام طریق تھا کہ کسی سے عفو و درگزر کا سلوک فرماتے تو اس پر رِدائے دعا بھی تان دیتے تھے۔ اور اگر وہ ضرورتمند ہوتا تو اسے کچھ عطا بھی فرماتے تھے۔

- آپؐ نے فتح مکہ کے موقع پر بعض جنگی، قومی، محاربت یا قصاص کے مجرموں کے لئے سزائے موت کا اعلان بھی فرمایا۔ ان کے جرائم ظالمانہ، محاربانہ، سنگین اور بھیانک تھے۔ ایسے افراد کم و بیش گیارہ 11 تھے۔ لیکن جب اس سزا پر تعمیل کا وقت آیا تو ان میں سے بھی سات کو نہ صرف معاف فرما دیا بلکہ ان کی ندامت اور توبہ کی وجہ سے بعض کی دلداری بھی فرمائی۔

ان میں سے تین مقتول ایسے تھے جو رحمتِ مجسّم ﷺ تک پہنچنے سے قبل کسی نہ کسی کے ہاتھ لگ گئے تو قتل ہو گئے۔ ان مجرموں میں سے جو قتل ہوئے ان میں سے ایک صرف عبد اللہ بن خطل ایسا تھا جو اس موقع پر بھی محارب ہو کر قتال کے لئے نکلا تھا لہٰذا قتل ہوا۔ ورنہ دیگر سزاوار جو آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کے طلبگار ہوئے تھے، آپؐ نے انہیں بھی معاف فرما دیا تھا۔

اس رحمت کے سلوک کے پیشِ نظر آپؐ کے کریمانہ عمل سے یہ نتیجہ اخذ کرنا چنداں مشکل نہیں کہ اگر قتل ہونے والے بھی آپؐ کی خدمت میں پیش ہو کر معافی کے طلبگار ہوتے تو آپؐ اُن پر بھی اپنی چادرِ رحمت دراز کرتے ہوئے ضرور معاف فرما دیتے۔ پس اس کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں تھی کہ آپؐ ہر حالت اور ہر قیمت پر عفو و درگزر کرنے والے اور انسانی خون کے محافظ تھے۔

سیرتِ طیّبہ کا ایک اور تابناک پہلو

رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیّبہ کا یہ پہلو بھی انتہائی تابناک ہے کہ بعض سرکشوں، باغیوں اور سازشیوں کی سرکشیوں، بغاوتوں اور سازشوں پر بھی آپؐ انہیں سزائے موت نہ دیتے تھے۔ بلکہ انہیں سبق سکھانے کے لئے ان کے اڈوں اور آلات کو ختم کر دیتے تھے مگر ان کی جانوں کو تلف ہونے سے بچاتے تھے۔ چنانچہ مدینہ میں جو یہودی مقیم تھے ان میں سے بعض کسی نہ کسی موقع پر اپنے بغض سے مجبور ہو کر ضرور سازش کرتے رہتے تھے۔ ذیل میں اس نوع کے چند واقعات یہ ہیں۔

1. جادوگری کی ذلیل جسارت کرنے والوں کو معافی دی۔
2. سویلم یہودی کا سازشوں کا اڈّہ ختم کیا گیا۔ اسے بغاوت کی سزا نہیں دی۔

(ابن ہشام غزوۃ تبوک ، تخذیل المنافقین للمسلمین وما نزل فیھم و السیرۃ الحلبیہ ذکر مغازیہ ا غزوۃ تبوک غزوۃ تبوک)

3. مسجدِ ضرار اور اس کا انہدام کیا گیا۔ یعنی آپؐ نے ان کے جرائم پر انہیں قتل نہیں کیا اور نہ ہی کوئی بدنی سزا دی۔ صرف سازشوں کے اڈہ کو ختم کروا دیا۔
4. اسی طرح غزوۂ تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کے قتل کی سازش کی گئی اور چھ آدمی ایک تنگ گھاٹی پر مقرر کئے گئے جس میں سے شام کے وقت رسول اللہ ﷺ کا گزر ہونا تھا۔ یہ لوگ اس گھاٹی میں چھپ گئے تا کہ جب آپؐ ان کے نشانے پر ہوں تو وہ اس اندھیرے سے فائدہ اٹھا کر اپنا کام کر جائیں۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ خبر دی کہ اس راستہ پر دشمن چھپا ہوا ہے۔ آپؐ نے حضرت حذیفہ بن یمانؓ کو خبر لینے کے لئے بھیجا۔ حضرت حذیفہؓ سواری تیز کر کے وہاں پہنچے تو انہوں نے چند نقاب پوش آدمی چھپے ہوئے دیکھے جو ان کے آنے کی وجہ سے بھاگ گئے اور آپؐ انہیں پہچان نہ سکے۔ آنحضرت ﷺ کے عفو و درگزر کی یہ بھی ایک لاثانی مثال ہے کہ آپؐ نے ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا اور ان کا تعاقب کر کے انہیں گرفتار کیا نہ کوئی سزا دی۔

(ابن کثیر غزوۂ تبوک و اسد الغابہ ذکر حضرت حذیفہ بن الیمانؓ)

ارادۂ قتل رکھنے والے ان منافقوں کو بھی آپؐ نے معاف فرما دیا اور مدینہ جا کر بھی باوجود اس کے کہ آپؐ کو ان کا معیّن طور پر علم تھا، ان پر کسی قسم کی تعزیزی کارروائی نہیں فرمائی۔

خونریزی سے قطعی ممانعت

فتح مکہ کے دوسرے روز رسول اللہ ﷺ نے ایک بار پھر بڑے سبق آموز اور جلالی رنگ میں قتل و غارت کے بدنتائج سامنے رکھتے ہوئے اس سے کلّیۃً ہاتھ اٹھا لینے کا ارشاد فرمایا کہ:

"اِرۡفَعُوۡا اَیۡدِیَکُمۡ عَنِ الۡقَتۡلِ ، فَقَدۡ کَثُرَ الۡقَتۡلُ اِنۡ نَفَعَ۔"

(ابنِ ہشام و السیرۃ الحلبیہ غزوۂ فتح مکّہ)

کہ قتل سے اپنے ہاتھ روکو۔ قتل تو بہت ہو چکا اور قتل و غارت نے دنیا کو کبھی بھی فائدہ نہیں دیا۔

انسان حیران ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی فطرت و سنّت کے کلّیۃً خلاف، تعلیماتِ قرآنیہ سے قطعی متصادم جعلی روایات کا سہارا لے کر خونخوار انسانی درندے جن کی کچلیاں انسانی خون سے تر ہیں، معصوم انسانوں کو دیکھ کر جن کی آنکھوں سے خون ٹپکتا ہے، انسانی خون سے اپنی آنکھوں کو اور اپنی کچلیوں کی تسکین کے سامان کرتے ہیں۔ انہیں اگر مرغوب ہے تو جعلی روایت "مَنْ سَبَّ نَبِیًّا فَاقْتُلُوْہُ" کہ جو نبی کریم ﷺ کو گالی دے اسے قتل کر دو۔ اس روایت کا ترجمہ بھی غلط کر کے کشت و خون کا بازار گرم کرتے ہیں۔ انہیں کیا رسول اللہ ﷺ کے یہ پیغام سمجھ نہیں آتے کہ قتل سے اپنے ہاتھ اٹھالو؟ کیا انہیں رسول اللہ ﷺ کی اس تعلیم سے بغاوت کرتے ہوئے کوئی خوف نہیں آتا؟

'قتل سے ہاتھ اٹھاؤ' رسول اللہ ﷺ نے اس واضح، واشگاف اور ایک قوی پیغام کے بعد ایک بار پھر حجۃ الوداع کے ایک خطبے میں یہ تاکید فرمائی:

"لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِی کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ"

(صحیح بخاری۔ کتاب المغازی، باب حجۃ الوداع)

کہ میرے بعد بھٹک نہ جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔

آپؐ کے اس حکم نے رہتی دنیا تک یہ سچائی قائم فرمادی ہے کہ کشت و خون نے کبھی نفع نہیں دیا۔ اس نے ہمیشہ نقصان ہی پہنچایا ہے۔ بلکہ دنیا میں انسان اور انسانیت کو سب سے زیادہ نقصان قتل و غارت ہی نے پہنچایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بڑے واضح اور پُر انذار الفاظ میں دنیا کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اس قطعی زیاں رساں عمل سے پرہیز اور گریز کی نصیحت فرمائی ہے۔

آپؐ فرماتے تھے کہ میری اور لوگوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی۔ جب اس کا ماحول روشن ہو گیا تو پتنگے اور کیڑے مکوڑے اس میں گرنے لگے۔ وہ ان کو آگ سے پرے ہٹانے لگا مگر وہ اس پر غالب ہونے لگے۔ پس میں تمہیں تمہارے کمر بند سے پکڑ پکڑ کر بچاتا ہوں اور تم اس میں گر گر پڑتے ہو۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق ،باب الانتہاء عن المعاصی)

آپؐ انسان کو تباہی اور ہلاکت سے بچانے کی ہر ممکن کوشش فرماتے تھے اور آپؐ نے ہر ایسی تعلیم پیش فرمائی جو اسے تباہی اور قتل و خون سے بچانے والی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی مقدّس زندگی کا ایک ایک لمحہ اور پاک سیرت کا ایک ایک لفظ گواہ ہے کہ جہاں بھی اور جب بھی کسی نے آپؐ کو کسی طور پر بھی دکھ پہنچایا، آپؐ نے ہر ایسے موقع پر مارنے، جھگڑنے، قتل کرنے اور خون بہانے کی بجائے اپنے خُلقِ عظیم کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے معاف بھی کیا، نوازا بھی اور دعا بھی دی۔

تا قیامت ایک اور راہبری اور امن و سلامتی اور صلح و آشتی کی نوید

رسول اللہ ﷺ نے مستقبل میں اور تا قیامت امن و سلامتی کے دائمی قیام کے لئے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کی خبر دی اور فرمایا "یَضَعُ الْحَرْبَ" کہ وہ (دینی اور مذہبی) جنگوں کو موقوف کر دے گا۔ اس مسیح و مہدی علیہ السلام نے اس پہلو سے دنیا کو اور خاص طور پر مسلمانوں کو اپنے آقا و مطاع ﷺ کا یہ حکم یاد دلایا اور آگاہ فرمایا کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
فرما چکا ہے سیّد کونینِ مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کردے گا التواء
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری کو دیکھو تو کھول کر
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
اک معجزے کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

آپؑ نے اپنے اس فریضہ کی آگاہی ان الفاظ میں بھی دی کہ

میں تو آیا اس جہاں میں ابن مریم کی طرح
میں نہیں مامور از بہر جہاد و کارزار
ابنِ مریم ہوں مگر اترا نہیں میں چرخ سے
نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کار زار
ملک سے مجھ کو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام
کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار

پس یہ ایک ازلی ابدی سچائی ہے کہ اگر دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے تو رحمۃٌ للعالمین، سیّد المعصومین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اترے ہوئے قرآن کریم پر، آپؐ کی سنّت پر، آپؐ کے اُسوہ پر، آپؐ کی تعلیمات پر ، آپؐ کے درسوں پر عمل کر کے اور آپؐ کے مسیح و مہدی علیہ السلام اور آپؑ کے مقدّس خلفاء کی تعلیمات اور اس کی ہدایات پر عمل کر کے ہو سکتا ہے۔ اس کے بغیر ممکن نہیں۔

(بقیہ صفحہ 35)

ٹرانٹو اور اس کے گرد و نواح میں عید الاضحیہ کے مناظر

اقوامِ عالم کا ابراہیمی قربانی کے انداز میں خدا تعالیٰ سے عشق و محبت کا اظہار

ٹرانٹو اور اس کے گرد و نواح میں اس سال عید الاضحیہ 16 اور 17 /جون کے ایام میں منائی گئی موسم گرما کا آغاز ہو چکا تھا اور درجہ حرارت 16 ڈگری تک تھا۔ مقامی اعتبار سے عید منانے کے لئے اس سے بہتر موسم کہاں ہوسکتا ہے۔ جماعت احمدیہ مسلمہ نے کیلنڈر کے اعتبار سے اتوار 16/جون کو عید الاضحیہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے صوبہ بھر میں 20 سے زائد مقامات پر عید گاہوں کا اہتمام کیا تھا۔ تمام مقامات پر نماز عید صبح دس بجے ادا کی گئی۔ اس سال بھی نماز عید کا سب سے بڑا اجتماع ایئرپورٹ روڈ پر واقع انٹرنیشنل سنٹر مسس ساگا کے ہال نمبر 1 اور ہال نمبر 2 میں نظر آیا۔ جہاں بچوں کے ساتھ مرد اور خواتین کی حاضری کا اندازہ دس ہزار دو سو پچاس سے زائد لگایا گیا۔ دور و نزدیک سے آنے والی جماعتوں کے افراد وقت سے بہت پہلے اگلی صفوں میں بیٹھے نظر آنے لگے ۔ صبح نو بجے تو پارکنگ اور ہال میں رونق عروج پر تھی اور تکبیرات اَللّٰہُ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ، واللہ اکبر، اللہ اکبر، وِللہ الحَمْد کی آوازیں ہر جانب گونج رہی تھیں۔

دس بج کر پانچ منٹ پر صفیں درست کروانے کے بعد ہال میں موجود مرد و زن نے محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی معیت میں نماز عید ادا کی۔ 10 بج کر 18 منٹ پر مکرم امیر صاحب نے اردو اور انگریزی میں خطبہ عید الاضحیہ ارشاد فرمایا جو آدھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

خطبہ عید الاضحیہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد محترم امیر صاحب نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 132 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا:

آج ہم عید منا رہے ہیں ۔عید الاضحیہ ، قربانیوں کی عید، اس عید کا تعلق اس عاشقانہ سفر سے ہے جو حج کے نام سے کل مکہ سے پندرہ کلومیٹر شمال مشرق میں واقع عرفات کے میدان تک پندرہ لاکھ سے زائد حاجیوں نے کیا ہے۔

دنیا کے کونے کونے سے لاکھوں مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں نے یہ سفر اپنے جان سے پیارے آقا محمد مصطفی ﷺ اور پروردگار کے اس حکم کی تعمیل میں کیا ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں ان الفاظ میں ہے:

”اور یہ اللہ کا اپنے بندوں پر حق ہے کہ وہ اس مقدس گھر کے حج کے لئے آئیں وہ بندے جو اس حج کی استطاعت رکھتے ہیں۔“

(سورۃ آل عمران 98:3)

کل یہ لاکھوں عاشق اپنے محبوب کی محبت کے جذبات سے سرشار، اس کے حکم کی تعمیل میں رو رو کر عرض کر رہے تھے:

”ہم حاضر ہیں ہمارے آقا، ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں ہم حاضر ہیں، ہر قسم کی تعریف تیرے لئے ہے، ہر نعمت تیری طرف سے ہے، بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔“

ہم میں سے کون ہے جس کا شدت سے یہ دل نہیں چاہ رہا کہ کاش ہم بھی ان خوش نصیبوں میں سے ہوتے!

آیئے ہم عہد کریں کہ ہم میں سے جس جس کو ابھی تک اپنے محبوب آقا کے دربار میں حاضری لگوانے کی سعادت نہیں ملی، ہم اس سعادت کو جلد سے جلد حاصل

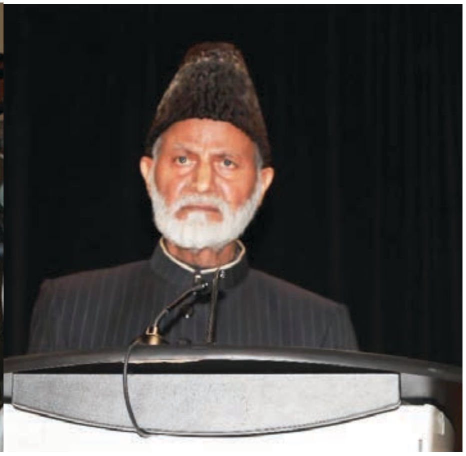

کرنے کا عزم کریں۔ میں جانتا ہوں کہ کینیڈین احمدیوں میں سے ایک بڑی تعداد ایسی ہے جن کو حج کی استطاعت ہے اور انہوں نے ابھی یہ سعادت حاصل نہیں کی۔ ایسے سب لوگ اس فریضہ کو حاصل کرنے کا عزم کریں۔ اگر وہ کامیاب ہوجائیں تو انہیں مبارک ہو۔ اور اگر کسی مجبوری سے وہ ایسا نہ کرسکے تو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی نیت اور مخلصانہ تیاری کی وجہ سے ان کی حاضری لگ چکی ہو گی۔ حج اسلام کے پانچ بنیادی اور اہم ترین عملی احکام میں سے ایک ہے۔ یہ بندوں کا اپنے پروردگار سے اپنی محبت اور فدائیت کا عاشقانہ اظہار ہے۔ کل پندرہ لاکھ سے زائد مومن اور مومنات اپنے جان سے پیارے آقا کے حضور حاضری لگوانے کے لئے عرفات کے میدان میں اکٹھے ہوئے وہ غمزدہ دلوں اور برستی آنکھوں کے ساتھ، بچوں کی طرح بلکتے ہوئے بار بار عرض کر رہے تھے۔

جان سے پیارے آقا ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔

اسلام ہمیں اجتماعی رنگ میں زندگی گزارنے کی عملی تربیت دیتا ہے۔ ہمیں روزانہ کی نمازیں، مسجد میں اکٹھے ہو کر باجماعت ادا کرنے کی پابندی کرواتا ہے۔ پھر سال میں دو دفعہ شہر بھر کے مومنین کو بڑی جگہ پر عید گاہ میں اکٹھا ہونے پر زور دیتا ہے اور پھر زندگی میں کم از کم ایک بار دنیا بھر سے آئے ہوئے بھائیوں کے ساتھ مکہ میں حج کے لئے اکٹھا ہونے کے لئے کہتا ہے۔ حج اس عظیم عملی نمونہ کی یاد منانے کے لئے ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اہلیہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور ان کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا قائم کیا تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرمانبرداری کرو تو عرض کیا:

میں تو پہلے ہی فرمانبرداری اختیار کر چکا ہوں۔ اے میرے آقا! جو تیری رضا ہے، میں اس پر راضی ہوں،

حج کا یہ عظیم سبق ہمارے آقا و مولا نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقی طور پر سمجھا اور ایسا ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے، ان سب نے اپنی جانیں، اپنے اموال، اپنی عزت اپنا سب کچھ اسلام کی خاطر قربان کر دیا۔ ان کا آسمانی آقا ان پر ایسا راضی ہوا کہ انہیں دنیا کے استاد اور دنیا کے حاکم بنا دیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ۔

عید الاضحیٰ کا فلسفہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عید الاضحیٰ کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”درحقیقت اس دن میں بڑا سرّ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت ﷺ نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباواعزا کا خون بھی خفیف نظر آوے۔“

(ملفوظات۔ جلد اوّل، صفحہ 327)

بدقسمتی سے بعد میں مسلمانوں نے حج اور عید الاضحیہ کے سبق کو بھلا دیا۔ ان کی عید صرف خوش ہونے، اچھے کپڑے پہننے، اچھے کھانے کھانے اور قربانی کے جانور ذبح کرنے تک رہ گئی۔ وہ قرآن کریم کے اس ارشاد کو بھول گئے کہ:

”ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔“ (سورۃ الحج 38:22)

امر واقع یہ ہے کہ ان (قربانیوں) کے گوشت اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتے، نہ ان کے خون، جو کچھ اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے وہ اخلاص اور وفاداری کے جذبات ہیں (جن کے ساتھ وہ قربانیاں پیش کی جاتی ہیں) اللہ تعالیٰ نے ہم

پر ایک دفعہ پھر احسان فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی نئی زندگی دینے کے لئے بھیجا ہے۔ حضور علیہ السلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ حج اور عید الاضحی کا حقیقی سبق یہ ہے کہ ہم ہر وقت اپنی جانیں، اپنے مال اور جو کچھ ہمارے پاس ہے ، اللہ کی خاطر اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی والدین، اپنے بچوں کو قبل از ولادت وقف کر کے ان کی جانوں کی قربانی کر رہے ہیں ،احمدی اپنے اموال اپنے لازمی جماعتی چندوں میں پیش کر کے ،مال کی قربانی پیش کر رہے ہیں،لازمی چندوں اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے علاوہ اپنی اپنی تنظیموں کے چندے، تحریکِ جدید، وقفِ جدید، تعمیر مساجد اور دیگر تحریکات میں شمولیت کر کے خدا تعالیٰ سے اپنی محبت اور فدائیت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اس پر ان قربانیوں کو دیکھ کر قرآن کریم کے ارشاد کی طرف نظر جاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِذَا الۡجَنَّۃُ اُزۡلِفَتۡ ۝

(سورۃ التکویر 14:81)

کہ آخری زمانہ میں جنت قریب کر دی جائے گی۔

یعنی جنت کے حصول کے متعدد، مختلف، آسان ذرائع نکل آئیں گے۔ اس طرح یہ بات آسانی سے سمجھ میں آتی ہے کہ عید الاضحیہ کا اہم سبق یہ ہے کہ جب بندہ اپنے آقا کی خدمت میں قربانی پیش کرتا ہے تو وہ قربانی ضائع نہیں جاتی، بلکہ اللہ تعالیٰ اسے نوازتا ہے۔ اسی طرح اسے بڑھاتا ہے کہ اس میں برکت کا اثر صرف قربانی کرنے والے کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کی کئی نسلوں تک جاتا ہے۔

عید الاضحیہ کا اہم سبق

عید الاضحیہ کا سب سے اہم سبق مسلمانوں کے لئے یہ ہے کے جب انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس قربانی کو نہ صرف رائیگاں نہیں جانے دیتا بلکہ اس قربانی کے بدلے کئی گنا اجر سے نوازتا ہے، جس کا پھل آنے والی نسلیں بھی کھاتی ہیں۔ قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے مالی قربانی کو بہت اہمیت دی ہے اور بار بار ایمان لانے والوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال قربان کرنے اور اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار اجر کو حاصل کرنے کے مضمون کو بیان کیا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں آپ کے مشن یعنی اشاعت اسلام اور دفاع اسلام کے حصول کے لئے آپ کے ماننے والوں کے لئے تو مالی قربانی کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

” کیسا یہ بابرکت زمانہ ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں۔ یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ مالوں کی بشرط استطاعت خرچ کرنے کا ہے۔“ (الحکم قادیان 10جولائی 1903ء)

جماعت کے مالی سال کے اختتام پر قربانی کا جذبہ

اس وقت جماعتی مالی سال کے آخری ایّام چل رہے ہیں اور 30/جون 2024ء کو یہ سال ختم ہو جائے گا۔ عید الاضحیہ کے اس بابرکت موقع پر احباب جماعت کو یہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ ایسے احباب جن کے لازمی چندہ جات (یعنی چندہ عام چندہ وصیت یا جلسہ سالانہ) کی مدات میں بقایا جات ہیں وہ قربانی کے جذبے کے ساتھ جلد از جلد اپنے بقایا جات ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح چونکہ یہ چندہ جات آمد کے مطابق ہوتے ہیں، اس لئے ایسے خواتین وحضرات جن کی آمد میں دورانِ سال اضافہ ہوا ہے وہ بھی اپنے چندہ جات اپنی آمد کے مطابق ادا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حوالہ سے احباب جماعت کی توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”اگر شروع میں بجٹ جو بھی بنا اور اس کے بعد اگر حالات بہتر ہوئے تو بجائے اس کے کہ صرف بجٹ کے مطابق ادائیگی ہو جس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوئے ان کے مطابق اپنی ادائیگی کرنے کی طرف توجہ کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6/جون 2003ء ۔خطبات

ٹرانٹو اور اس کے گردو نواح میں نماز عید الاضحیہ کی چند جھلکیاں

مسرور۔جلد اوّل، صفحہ 107)

خطاب کے آخر میں محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

آپ نے فرمایا کہ یو۔کے میں عید الاضحیہ کل منائی جائے گی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بج کر تیس منٹ پر خطبہ عید الاضحیہ ارشاد فرمائیں گے۔ آپ نے احباب و خواتین کو حضور انور کے ارشادات کو سننے اور دعاؤں میں شامل ہونے کی تاکید کی۔ دعاؤں کے دوران تاریخی جلسہ سالانہ کینیڈا جو پہلی بار حدیقہ احمد میں منعقد ہوگا اس کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست کی۔

خطبہ ثانیہ سے پہلے دعاؤں کی درخواست

حضور انور کو اپنی دعاؤ ں میں یاد رکھنے کی درخواست کرتے ہوئے محترم امیر صاحب نے ان دعاؤں کی یاد دہانی بھی کروائی جن کے بارہ میں حضور انور مسلسل توجہ دلواتے رہتے ہیں۔ خاص طور پر فلسطین، پاکستان اور یمن میں مشکلات کا شکار احمدیوں کے لئے۔اس کے علاوہ مختلف ممالک میں پھنسے ہوئے احمدیوں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مشکلات دور فرمائے۔آمین!

دس بج کر چالیس منٹ پر خطبہ ثانیہ کے بعد آپ

نے اجتماعی دعا کروائی اور تمام احباب و خواتین کو عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔اجتماعی دعا کے بعد احباب جماعت ایک دوسرے سے عید ملنے جلنے میں مصروف ہو گئے۔

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف صاحب)

مسجد بیت الاسلام میں نماز عید الاضحیہ

جماعت احمدیہ کینیڈا کی مرکزی مسجد بیت الاسلام میں جماعتی کیلنڈر کے مطابق عید الاضحیہ مورخہ 16/جون بروز اتوار صبح دس بجے ادا کی گئی۔ اس مسجد کے ارد گرد رہنے والے احباب جماعت کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں میں پہنچ چکی ہے اور ان سب کے لئے مسجد بیت الاسلام اب ناکافی ہو چکی ہے اس لئے منتظمین کے فیصلے کے مطابق اس سال عید الاضحیہ کی نماز صرف وان امارت کے احباب کے لئے مخصوص کی گئی جب کہ پیس ویلج امارت کے احباب کو ہدایت کی گئی کہ وہ نماز عید مرکزی عید گاہ انٹرنیشنل سینٹر مسس ساگا میں ادا کریں۔

صبح نو بجے سے ہی افراد جماعت زرق برق لباس پہنے اپنی فیملیز کے ساتھ مسجد پہنچنا شروع ہو گئے۔ مرد حضرات کے لئے مسجد بیت الاسلام کے تمام فلورز پر جب کہ خواتین کے لئے ایوان طاہر میں نماز پڑھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

نماز سے قبل مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج تکبیرات دہراتے رہے اور ضروری اعلانات کرتے رہے۔ٹھیک دس بجے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب ، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی امامت میں نماز عید ادا کی گئی۔نمازیوں کی تعداد چونکہ توقع سے زیادہ تھی لہٰذا مسجد کے باہر بھی ایک بڑی تعداد نے نماز ادا کی۔

خطبہ عید

تشہد تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے خطبہ کے آغاز میں عید الاضحیہ کے حوالہ سے قربانی کے لفظ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آمد کے عظیم مقصد کو بیان کیا اور فرمایا کہ ہم احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دی ہوئی تعلیم پر عمل پیرا ہو

کر قربانی کے مفہوم کو سمجھنا اور قربانیوں کے لئے تیار ہونا چاہئے۔ آپ نے بڑے درد سے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم میں سے اکثریت نے سُنّتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے یہاں ہجرت کی ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ ہم یہاں کے ماحول اور تہذیب سے متاثر ہو کر غیر اسلامی اطوار اور رسومات اپنا رہے ہیں۔ تعلیم تو یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے باپ بیٹے کی اس قربانی کے جذبے کو سراہتے ہوئے باپ کو بیٹے کی گردن پر چھری پھیرنے سے روک دیا اور اس کے بدلے جانور کی قربانی کا حکم دیا۔ پس یہ جذبہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ عملی مظاہرہ تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول کرتے ہوئے اسے اسلامی تعلیم کی بنیاد اور مناسک میں شامل فرما لیا اور اس انسانی جان کے بدلے جانور کی قربانی صرف ایک ظاہری اظہار کے لیے نہیں رکھی بلکہ جب مسلمانوں کو حج کے دوران یا عید پر بھی قربانی کا حکم دیا تو ساتھ یہ وضاحت بھی کر دی کہ یہ قربانیاں اس وقت قبول ہوتی ہیں۔ جب تقویٰ کے پیش نظر کی جائیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے کی جائیں۔

آپ نے بتایا کہ ہم میں سے کچھ لوگ شادیوں، سالگرہ اور تدفین کے مواقع پر غیر اسلامی اطوار اور رسومات اپنا رہے ہیں جو ایک احمدی کو زیب نہیں دیتیں۔ آپ نے اس مضمون پر شائع ہونے والے رسالہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ایک خصوصی تربیتی شمارہ بدعات اور رسومات کا بھی ذکر کیا۔

انہوں نے شرائط بیعت کی چھٹی شرط ''اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔'' کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنے جذبات، معاملات اور اعمال کی قربانی دینی چاہئے۔

خطبہ کے آخر پر مکرم مولانا صاحب موصوف نے عیدالاضحیہ کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کیا۔

''درحقیقت اس دن میں بڑا سر یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے لہلاتے ہوئے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے۔ اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباء و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے۔''

(ملفوظات۔ جلد دوم، صفحہ 32)

آج کی قربانی کے دن کا تقاضا ہے کہ ہم ان باتوں کا گھر میں تذکرہ کریں تا کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو ان بد رسومات سے محفوظ رکھ سکیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں قربانی کی حقیقی روح کو سمجھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! آدھ گھنٹہ کے اس نہایت تربیتی اور پُر مغز خطبہ کے بعد محترم نائب امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے اجتماعی دعا کروائی۔

چھٹی کا دن اور موسم کے نہایت خوشگوار ہونے کی وجہ سے احباب و خواتین دیر تک یہاں موجود رہ کر ایک دوسرے سے عید ملتے رہے اور عید کی مبارک باد دیتے رہے۔ بچے بھی خوبصورت لباس پہنے ہوئے بہت خوش نظر آ رہے تھے۔

وان کی لوکل امارت نے عید کی خوشی میں گرم گرم تازہ جلیبیوں کا انتظام کیا تھا۔ جہاں لمبی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ احباب جماعت نے جلیبیوں کے تحفہ پر خوشی کا اظہار کیا۔ منتظمین کے اندازے کے مطابق حاضری پانچ ہزار سے زائد تھی۔

ہالٹن نیاگرا میں نماز عیدالاضحیہ

ہالٹن نیاگرا ریجن کی تین جماعتوں ہملٹن، ہملٹن ماؤنٹین اور سینٹ کیتھرین نے مورخہ 16 رجون بروز اتوار صبح دس بجے اولمپیا بنکوئیٹ ہال اسٹونی کریک میں نماز عیدالاضحیہ ادا کی۔ احباب جماعت اپنے خاندان کے ساتھ وقت مقررہ سے بہت پہلے ہی پہنچنا شروع ہو گئے

ہالٹن نیاگرا میں نمازعید الاضحیہ کی ایک جھلک

اور اس ریجن کے آخری کنارہ نیاگرا فال سے بھی چند خاندان شامل ہوئے۔ اس دوران رضا کار لوگوں کی رہنمائی کرتے رہے۔ اولیپیا بنکوئیٹ ہال کے دو بڑے بڑے ہالز نمازیوں سے کھچا کھچ بھر گئے تھے۔ مکرم عدیل راؤ صاحب مربی سلسلہ سینٹ کیتھرین کی اقتداء میں نمازعید ادا کی گئی۔ اس کے بعد انہوں نے خطبہ عید دیا۔ اور آخر میں احباب جماعت کو عید کی مبارکباد دی اور اجتماعی دعا کروائی۔عید کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے احباب وخواتین ایک دوسرے سے عید ملتے رہے اور مبارک باد دیتے رہے۔ اور دیر تک ہال میں موجود رہے۔ منتظمین کے مطابق نمازیوں کی تعداد آٹھ سو سے زائد تھی۔ (رپورٹ: مکرم غلام احمد عابدؔ صاحب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سجدۂ شکر

”حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے۔ مَیں ان کے پیچھے گیا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں پہنچ گئے۔ وہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر گئے اور بہت لمبا سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے شاید آپ کی روح قبض کر لی ہے۔ میں آپ کو دیکھنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو آپ اٹھ بیٹھے اور فرمایا عبدالرحمن کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض تو نہیں کر لی۔ آپ ؐنے فرمایا مجھے جبریل نے یہ خوشخبری سنائی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں فرماتا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر اپنی رحمتیں نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی بھیجوں گا۔ یہ سن کر مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجالایا ہوں۔“

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد1، صفحہ 191، مطبوعہ بیروت، بحوالہ خطباتِ مسرور۔ جلد سوم، صفحہ 201-202)

مجیدہ مرحومہ کی یاد میں

مکرم چوہدری شریف احمد (کلو) صاحب

حدیث شریف میں ہے کہ فوت شدگان کی نیکیوں کا ذکر کیا کرو۔ میری بیوی کو آج ہم سے جدا ہوئے 13 سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن ہمارے ذہنوں میں ابھی تک ایسا اثر ہے کہ جیسے یہ ابھی کل کی بات ہے۔ لہٰذا مرحومہ کی چند یادوں کے ساتھ ان کا ذکر خیر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ اور احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کا طلب گار ہوں۔ مختصراً یہ ہے۔

میری بہت ہی پیاری فرمابردار، جان نثار نیک سیرت اورصبر و رضا کی پیکر رفیقہ حیات مجیدہ بیگم 9/اکتوبر 2010ء بروز ہفتہ علی الصبح اچانک دل کا دورہ پڑنے سے صرف دو تین گھنٹوں میں ہی اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئی تھیں۔ اگرچہ میں اور میرے بچے اس دن اس عظیم صدمہ سے بہت مرجھائے ہوئے تھے۔ تاہم پھر بھی ہم نے خدا تعالیٰ کی رضا کو تسلیم کرتے ہوئے کہا:-

”راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو“

مرحومہ خدا کے فضل سے بہت نفاست پسند، سلیقہ شعار اور دیندار خاتون تھی۔ ہمیشہ صاف اور عمدہ لباس زیب تن کیا۔ اور ہمیشہ ہی ہر کسی سے ہنس مکھ چہرہ کے ساتھ گفتگو کی۔ اپنی اولاد کی بہت عمدہ تربیت کی زیادہ دکھ اور تکلیف دہ بات یہ ہے کہ مرحومہ کی وفات کے وقت خاکسار اس کی بڑی بہن کی وفات کے باعث پاکستان گیا ہوا تھا۔ اس کی بڑی بہن میرے بڑے بھائی کی بیوی تھی۔ جو وہ بھی اچانک وفات پا گئی تھی۔ اس لئے میری عدم موجودگی میں میری بیوی اپنے رب کے پاس چلی گئی۔ جس کا ساری زندگی قلق اور دکھ رہے گا۔

جو دل پر نقش ہو چکا تھا

سلیقہ شعار تھی۔ میری خالہ نے اپنی اولاد کی بہت عمدہ تربیت کی تھی۔ اس طرح میری بیوی چھوٹی عمر سے ہی گھر کے کام کاج میں بہت ماہر تھی۔ اور دینی لحاظ سے بھی نماز روزہ کی بہت پابند اور تہجد پڑھنے کی بھی عادی ہو چکی تھی۔ 63، 64ء میں شادی کے بعد مرحومہ میرے ساتھ ربوہ میں رہنے لگی۔

مرحومہ نے ابھی تک بیعت نہیں کی تھی لیکن مرحومہ نے جب مذہبی عمدہ ماحول دیکھا تو بہت خوشی محسوس کی اور حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کا فرستادہ سچا نبی مان کر بہت جلد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوگئی۔ مرحومہ لکھنا پڑھنا زیادہ اچھی طرح نہ جانتی تھی۔ اس لئے وصیت کرنے کے بارہ میں رسالہ الوصیت بڑی توجہ سے دو تین مرتبہ مجھ سے سنا اور پھر جلد ہی وصیت بھی کر لی تھی۔ پھر ساری زندگی اس پر قائم رہی۔ اور باقاعدگی سے اپنا چندہ وصیت اور اسی طرح باقی جماعتی چندہ جات بھی ادا کیا کرتی تھی۔ شادی سے قبل مرحومہ نماز تہجد میں باقاعدہ نہ تھی۔ کبھی پڑھی کبھی چھوڑ دی۔ لیکن شادی ہونے کے بعد ربوہ میں رہ کر تہجد پڑھنا بھی باقاعدہ شروع کر دی تھی۔ پھر مرتے دم تک تہجد نہیں چھوڑی۔ اگر کسی مجبوری سے کسی دن نماز تہجد رہ جاتی تو پھر سارا دن استغفار کرتی رہتی تھی۔ قرآن پاک کی تلاوت روزانہ کا معمول تھا۔ جو رمضان میں مزید بڑھ جاتا تھا۔ ماہ رمضان میں درس سننے کے لئے سارا مہینہ مسجد مبارک ربوہ میں جایا کرتی تھیں۔ پھر کینیڈا آ کر بھی اس عمل کو جاری رکھا۔

مرحومہ جب بھی اپنے والدین کو ملنے جاتی۔ وہاں اپنے سب بہن بھائیوں کو تبلیغ کیا کرتی تھی۔ اس طرح اس کے ایک بہنوئی بھی ان کو تبلیغ کیا کرتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں ان کے گھر کے سات افراد نے احمدیت قبول کر لی تھی۔ غرباء و یتامیٰ کی بلا امتیاز مذہب و ملت مالی امداد کرنا مرحومہ کا شیوہ تھا۔ کینیڈا آ کر بھی مرحومہ نے اس صدقہ جاریہ کو قائم رکھا۔ جب بھی اپنے کسی عزیز یا واقف کار کے بارہ معلوم ہوتا کہ ان کو مالی تنگی ہے تو یہاں سے ان کو پیسے بھجوا دیا کرتی تھی۔ جماعت کی ہر مالی تحریک میں حصہ لیا کرتی تھی۔ چنانچہ اس وقت کیلگری مسجد کی تعمیر میں بھی مرحومہ نے کچھ رقم دے کر حصہ لیا تھا۔

خلافت سے والہانہ عشق تھا

ہر جمعہ ٹی وی پر حضور کا خطبہ باقاعدگی سے سننے کی عادی تھی۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے بھی شرف ملاقات سے مستفیض ہوئی۔ 1991ء میں خاکسار کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان بھی جانے کا مرحومہ کو موقعہ ملا۔ وہاں اس نے مقامات مقدسہ کی زیارت کی تو بہت خوشی محسوس کی۔ وہاں مرحومہ نے بہت دعائیں کیں۔ گویا کہ نیکی کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھی۔ مرحومہ کو اس مقولہ پر پورا پورا یقین تھا کہ ”زیارت بزرگاں کفارہ گناہ ہے“ کہ بزرگوں کی زیارت گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ ان کی وفات کے موقعہ پر ہمارے ایک عزیز نے سچ کہا تھا کہ ”بعد میں آئی اور ہم سب سے آگے نکل گئی“ وجہ یہ کہ مرحومہ نے ہمارے بعد احمدیت قبول کی۔ پھر وصیت بھی کر لی۔

جب کہ ہم کو ابھی تک وصیت کرنے کی بھی توفیق نہ ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو دو بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا ہوا ہے ۔مرحومہ نے اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کی اور بہت اچھی تعلیم دلوائی۔لڑکیاں خدا کے فضل سے لکھنا پڑھنا اور گھر کا ہر کام سرانجام دینا بخوبی جانتی ہیں۔ زوجہ نے اپنے سب رشتہ داروں سے ہمیشہ اچھا سلوک رکھا۔ بہت مہمان نواز تھیں ۔ صفائی کا اس قدر خیال رکھتیں کہ مسجد میں عورتیں ان کو ''خوش لباس'' کہہ کر پکارا کرتی تھیں ۔ ایسا خوبصورت اور صاف ستھرا لباس دوسری عورتوں کو بھی بہت بھاتا تھا ۔کوئی عورت واقف ہو یا ناواقف سب کے ساتھ ہمیشہ ہنس مکھ چہرہ کے ساتھ بات کرنا ان کا معمول تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا اچھا دماغ دیا ہوا تھا کہ بات کی تہہ تک فوراً پہنچ جاتی تھی۔مرحومہ نے پاکیزگی کے ساتھ ہمیشہ عبادت اور ریاضت میں اپنی زندگی گزاری۔

مرحومہ اپنے بچوں کی شادیاں اپنی زندگی میں ہی کر کے سرخرو ہوئی تھیں ۔اپنی زندگی میں کبھی کسی سے ناراضگی مول نہ لی تھی۔ البتہ اگر کوئی بچہ نماز میں سستی دکھاتا تو اس سے سخت ناراضگی کا اظہار کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ کی وفات کے بعد میرے بچوں کو بہت اچھی اچھی اور دل کو سکون دینے والی کافی خوابیں آتی رہیں۔صرف ایک دو خوابوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔مرحومہ کی والدہ (میری خالہ) بہت بزرگ ۔ دعا گو اور نیک سیرت خاتون تھیں ۔میری مرحومہ بیوی نے خواب میں اپنے بچوں کو کئی دفعہ یہ نوید سنائی کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ جنت میں رہتی ہوں اور بہت خوش ہوں ۔ پھر میری بھتیجی عزیزہ امۃ السمیع حلقہ وڈ برج کو خواب آئی کہ چچی جان نے یکدم پیچھے سے آکر مجھے السلام علیکم کہا ہے ۔ میں بہت خوش ہوئی ہوں۔ چچی جان نے بہت عمدہ اور نہایت خوبصورت لباس زیب تن کیا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا کہ چچی جان کہاں چلی گئی تھیں ۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا امۃ السمیع پھر مجھے جانا پڑا۔ پھر میں نے پوچھا کہ سُنائیں وہاں آپ کیا کرتی ہیں۔ چچی جان نے کہا کہ میں زیادہ تر وہاں اپنی امی کے ساتھ رہتی ہوں۔ پھر میرے پوچھنے پر کہ وہاں کھانے کا کیا حساب ہے۔ چچی نے کہا کہ بیٹا وہاں کھانے کا کوئی حساب نہیں۔ وہاں بڑی کھلی جگہ ہے۔اسی طرح میری ایک بیٹی عزیزہ ''راحت شریف'' ہے۔رہائش وڈ برج میں ہے۔ اس کو جو بھی خواب آئے خدا کے فضل سے وہ اکثر سچ پر مبنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری اس بیٹی کو 15 دن قبل ہی اپنی امی جان کی وفات کا اشارہ دے دیا تھا۔خواب میں راحت بیٹی نے دیکھا کہ امی جان شادی کر کے ہم سب کو چھوڑ کر چلی گئی ہیں۔ ہمارا گھر خالی ہو گیا ہے۔ میں بہت حیران ہوں اور میں کہتی ہوں کہ امی کو ہمارا کوئی خیال نہیں آیا۔ پھر ایک دوسری خواب میں راحت کو اُسکی امی نے بتایا کہ میں جنت میں بہت خوش ہوں۔ میں یعنی راحت نے دیکھا کہ امی نے بہت پیارا سفید رنگ کا لباس پہنا ہوا ہے۔

مرحومہ کی خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے کسی کا محتاج نہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دی تھی۔ وہ اس طرح کہ جس رات مرحومہ کو دل کا دورہ پڑا۔ ایمبولینس گھر بلائی گئی تو مرحومہ بالائی منزل سے خود ہی سیڑھیاں اُتر کر باہر سڑک پر ایمبولینس کے پاس گئی اور خود ہی گاڑی میں بیٹھی کسی سے کوئی سہارا نہیں لیا۔ آخر دم تک کسی کے لئے بوجھ نہ بنی اور ہسپتال پہنچ کر دو تین گھنٹوں میں ہی اپنے مولا کے حضور پیش ہو گئیں۔

مرحومہ کو حج کرنے کی بہت خواہش اور تڑپ تھی۔ اس سے اگلے سال حج پر جانے کا پختہ پروگرام بنا چکے تھے ۔لیکن افسوس کہ زندگی نے وفا نہ کی۔ اور اُن کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی اور مرحومہ یہ تڑپ دل میں ہی لے کر چلی گئی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مرحومہ کی بڑی بہن جو میرے بڑے بھائی کی بیوی تھی۔ ان دونوں بہنوں کی محبت مثالی تھی۔ دونوں ایک دوسری کے سانس کے ساتھ زندہ تھیں۔میری بیوی ہر دوسرے تیسرے دن پاکستان فون کر کے اس کی خیریت پوچھ لیا کرتی تھی ۔ اس لئے ان کی یہ محبت ہی دونوں کو صرف سات دن کے وقفہ سے اللہ تعالیٰ کے پاس لے گئی۔ وہ اس طرح کہ میری بیوی مرحومہ کی بڑی بہن 2/ اکتوبر 2010ء بروز ہفتہ پاکستان میں فوت ہوگئی۔ خاکسار اُس کی تدفین کے لئے مرحومہ کو یہاں چھوڑ کر پاکستان چلا گیا۔ وہ یہاں 6 دن روتی رہی اور اس سے اگلے ہی ہفتہ 10 اکتوبر 2010ء کو دو گھنٹے بیمار رہ کر اپنی بڑی بہن مرحومہ کو دوسری دُنیا میں جاملی۔

میری مرحومہ بیوی خدا کے فضل سے موصیہ تھی۔ بوقت وفات عمر 64 سال تھی ۔ بچوں کی خواہش پر یہاں میپل کے قبرستان میں آخری نیند سو رہی ہے۔

مرحومہ بھی کیا خوب تھیں:

تو نے کی شوہر کی خدمت و تربیتِ اولاد کی
گھر میں ایک جنت ہمارے واسطے آباد کی

درج ذیل شعر بھی اس پر صادق آتا ہے۔

نہ جن کا ایک پل کبھی گزرتا تھا مجھ کو دیکھے بناں سکوں سے
نہ کوئی اُن کی مجھے خبر ہے ، نہ میری اُن کو نوید کوئی

آخر میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اُس وقت سے جن احباب جماعت نے ہمارے غریب خانہ پر تشریف لا کر تعزیت کی۔ ان سب مرد اور خواتین کا بہت بہت شکریہ! پیاری مجیدہ۔ خدا حافظ تیری یاد مرتے دم تک رہے گی۔

تربت پہ تیری رحمتِ حق کا نزول ہو
حامی تیرا خدا اور خدا کا رسولؐ ہو

آخر میں دعا ہے کہ:

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے۔ آمین!

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خواب۔ ایک انذار

1893ء

(ب) ”مدّت کی بات ہے مَیں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور مَیں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر اُن کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ مَیں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے مَیں بھی چلا گیا جب مَیں اندر گیا تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں اور اُن کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور اُن کی کھالیں اتری ہوئی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رِقّت طاری ہوئی اور مَیں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا۔ اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں اور ان کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ اُن کو ناکام کرے گا اور اُن کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔

فرمایا۔ یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اُن کا سر کٹا ہوا ہے، اس سے یہ مراد ہے کہ اُن کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا اور ان کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جاوے گا اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ ان کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے لیکن اُن کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں جس سے یہ مراد ہے کہ ان کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ ان کی کھال بھی اتری ہوئی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اُن کے تمام پَردے فاش ہو جائیں گے اور اُن کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔“

(تذکرہ: الہامات، کشوف و رؤیا۔ ایڈیشن 2023ء، صفحہ 202-203)

بقیہ از عظمت کا حصول:
احمدی مسلمانوں کی شناخت

اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔"

(ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی نمبر۔ مئی وجون 2008ء، صفحہ 17)

آمین ثم آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ!

بقیہ از راہبر امنِ عالم
حضرت محمّد مصطفیٰ ﷺ

اس کے بغیر ممکن نہیں۔ بغیر اس کے ہرگز ممکن نہیں ہے۔ آج صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ ہے جو سیّد المرسلین، رحمۃٌ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امن و سلامتی کی رہبری کے تحت توحید الٰہیہ عالمگیر رسالتِ محمدیہ اور وحدتِ اقوام کی تقدیر کے دوش پر 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کے لائحہ عمل کے ساتھ دنیا میں ہر دم اور ہر سُو مصروفِ عمل ہے۔

پس میرا آقا، ہم سب کا آقا، مسیح موعود علیہ السلام کا اور آپؑ کے مقدّس خلفاء کا آقا، اور تمام عرب و عجم کا آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ راہبر امنِ عالم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

آں رحیم و رحم حق را آیتے
آں کریم و جودِ حق را مظہرے
عاشقِ صدق و سداد وراستی
دشمنِ کذب و فساد و ہر شرے
نا تواناں را برحمت دستگیر
خستہ جاناں را بہ شفقت غمخورے
خواجہ و مر عاجزاں را بندۂ
بادشاہ و بے کساں را چاکرے
آں ترحّمہا کہ خلق از وے بدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے
آفتابِ ہر زمین و ہر زمان
رہبر ہر اسود و ہر احمرے

وہ رحیم ہے اور رحمت حق کا نشان ہے وہ کریم ہے اور بخشش خداوندی کا مظہر ہے۔ وہ صدق، سچائی اور راستی کا عاشق ہے۔ مگر کذب۔ فساد اور شرّ کا دشمن ہے۔ کمزوروں کا رحمت سے ہاتھ پکڑنے والا اور نااُمیدوں کا شفقت کے ساتھ غم خوار۔ وہ اگرچہ آقا ہے مگر عاجزوں کے لئے عاجز۔ وہ بادشاہ ہے مگر بے کسوں کا خدمت گزار ہے۔ وہ مہربانیاں جو مخلوق نے اُس سے دیکھیں وہ کسی نے اپنی ماں میں بھی نہیں دیکھیں۔ وہ ہر ملک اور ہر زمانے کے لئے آفتاب ہے اور ہر اسود و احمر کا رہبر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

*****

آنحضرت ﷺ اپنے رب کی صفت شکور کے مظہر اتم تھے

جنگ حنین کے بعد مال غنیمت کی تقسیم پر ایک انصاری نے اعتراض کیا تو حضورؐ نے انصار سے ایک دردناک خطاب کیا اور اس میں فرمایا:

"اگر تم یہ کہو کہ اے محمدؐ ہمارے پاس تو اس حال میں آیا کہ تو جھٹلایا گیا تھا اور ہم نے اس وقت تیری تصدیق کی اور تجھے اپنوں نے دھتکار دیا تھا ہم نے اس وقت تجھے قبول کیا اور پناہ دی تھی۔ اور تو ہمارے پاس اس حال میں آیا کہ مالی لحاظ سے بہت کمزور تھا اور ہم نے تجھے غنی کر دیا اگر تم یہ کہو تو میں تمہاری تمام باتوں کی تصدیق کروں گا۔ اے انصار اگر لوگ مختلف وادیوں یا گھاٹیوں میں سفر کر رہے ہوں تو میں اسی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا جس میں تم انصار چلو گے۔ اگر میرے لئے ہجرت مقدر نہ ہوتی تو میں تم میں سے کہلانا پسند کرتا تاتم تو میرے ایسے قریب ہو جیسے وہ کپڑے جو میرے بدن کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں اور باقی لوگ میری اوپر کی چادر کی طرح ہیں۔"

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد3، صفحہ 76)

اعلانات برائے دعائے مغفرت

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

مکرم چوہدری حمید کرامت اللہ صاحب

30 /جون 2024ء کو مکرم چوہدری حمید کرامت اللہ صاحب مرحوم لندن یوکے میں بقضائے الٰہی 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت آپ کی نماز جنازہ حاضر 6 /جولائی 2024ء بروز ہفتہ بارہ بجے اسلام آباد یوکے میں پڑھائی اور پسماندگان سے دلی تعزیت فرمائی۔ اسی روز اسلام آباد یوکے کے نزدیک قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مکرم محترم مولانا منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف و چیئرمین ایم ٹی اے نے قبر تیار ہونے کے بعد دعا کروائی۔ جس میں کثیر تعداد میں دوست احباب اور عزیز و اقارب نے شرکت فرمائی۔ آپ اپنے والد مکرم چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب مرحوم کی جانب سے تیسری نسل اور والدہ کی جانب سے چوتھی نسل میں احمدی تھے۔ آپ کے دادا حضرت بابو اکبر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف سٹار ہوزری قادیان اور دادی محترمہ حاکم بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کراچی (پاکستان) اور لندن میں لمبے عرصہ تک مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ 2002ء سے لے کر حضور انور کے اسلام آباد چلے جانے تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح کے شعبہ ڈاک وترسیل میں کام کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز، روزہ، تہجد، ذکرِ الٰہی، درود شریف اور قرآنِ کریم کا دَور نہایت باقاعدگی سے کرنے والے نیک صالح بہت زندہ دل اور باغ وبہار شخصیت کے مالک تھے۔ اور لوگوں کو جلد اپنا گرویدہ کر لیتے تھے۔ ان خوبیوں کی وجہ سے ایک وسیع حلقۂ احباب رکھتے تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے مکرم ندیم احمد کرامت صاحب جو ایم ٹی اے اور الفضل انٹرنیشنل کی آڈیو ٹیم میں شامل ہیں، مکرم مظفر احمد کرامت صاحب جن کو سوئٹزرلینڈ میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی، مکرم خالد کرامت صاحب 1995ء سے ایم ٹی اے سے منسلک ہیں، ایک بیٹی مکرمہ طیبہ محسن صاحبہ امریکہ میں لجنہ اماء اللہ کے مختلف شعبہ جات سے منسلک ہیں۔ مرحوم مکرم منیر احمد خورشید صاحب سپرنگ ڈیل ویسٹ جماعت بریمپٹن کے بہنوئی اور سمدھی تھے۔

محترمہ بشریٰ طاہر سیال صاحبہ

4/ جولائی 2024ء کو محترمہ بشریٰ طاہر سیال صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد سیال صاحب مرحوم آف وان ساؤتھ 70سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

8/ جولائی 2024ء کو ایوان طاہر میں سوا آٹھ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے پسماندگان کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔ اگلے روز 9/ جولائی کو بارہ بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں تدفین ہوئی اور مکرم محمد زبیر منگلا صاحب لوکل امیر وان نے دعا کرائی۔ تدفین کے موقع پر بھی قبرستان میں کثرت سے احباب جماعت شامل ہوئے۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت عبدالرحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم سے محبت کرنے والی، علم دوست، فہم قرآن رکھنے والی اور دعاگو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم عبدالوحید ناصر سیال صاحب، دو بیٹیاں محترمہ زہرہ فوزیہ سیال صاحبہ، محترمہ سائرہ صباحت سیال صاحبہ وان، تین بھائی مکرم محمد لطیف انور صاحب امریکہ، مکرم محمد منیر عابد صاحب بریمپٹن ایسٹ، مکرم محمد عارف سعید صاحب سینٹ کیتھرین، دو بہنیں محترمہ مبشرہ سعید صاحبہ بریمپٹن ایسٹ، محترمہ رقیہ رانا صاحبہ ٹرانٹو، دو بھتیجے مکرم زکی احمد خاں صاحب، مکرم منصور اعزاز خاں صاحب بریمپٹن ایسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ ثروت آراجٹ صاحبہ

8/ جولائی 2024ء کو محترمہ ثروت آراجٹ صاحبہ اہلیہ مکرم احمد شبیر صاحب مرحوم آف وان حلقہ کلائن برگ 78سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

15/ جولائی 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم میں سوا آٹھ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے

پسماندگان کے اعزواقارب سے تعزیت کی ۔مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مغرب وعشاء کی نمازیں اداکرنے کے بعد مکرم یاسر ناصر صاحب مربی سلسلہ مالٹن نے مرحومہ کاذکرخیرفرمایااور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔جس میں احباب وخواتین نے شرکت کی ۔ اگلے روز 16 ؍جولائی کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان تدفین ہوئی اور مکرم رفیع احمد فاروقی صاحب نے دعا کرائی ۔ تدفین کے موقع پر بھی قبرستان میں احباب جماعت نے شرکت کی ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ موصیہ تھیں۔نیک،صالحہ،صوم وصلوٰۃ کی پابند،تہجدگزار،قربانی کرنے والی خاتون تھیں۔ ہمدردوخیرخواہ،بچوں میں اعلیٰ اقدارپیداکیں ۔ ہمیشہ صبرورضا کا دامن تھامے رکھا۔ آپ کاخلافت سے اخلاص کاتعلق تھا۔

پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم لقمان احمدجٹ صاحب، مکرم سلیمان احمد جٹ صاحب ، مکرم عثمان احمدجٹ صاحب ، مکرم عطاء الرحمٰن جٹ صاحب ، مکرم رضوان احمدجٹ صاحب ، دو بیٹیاں محترمہ شازیہ شبیرجٹ صاحبہ، محترمہ عنبرین شبیر جٹ صاحبہ وان یادگارچھوڑے ہیں۔

مکرم محمد شریف وڑائچ صاحب

15؍جولائی 2024ء کو مکرم محمد شریف وڑائچ صاحب وان حلقہ کلائن برگ 82سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّـا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

17؍جولائی 2024ء کو ایوان طاہر میں سواآٹھ بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔احباب جماعت نے پسماندگان کے اعزواقارب سے تعزیت کی ۔مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازیں اداکرنے کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کا ذکرخیرفرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی ۔ اگلے روز 18؍جولائی کو بارہ بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم محمد صالح صاحب مربی سلسلہ وقفِ نو نے دعا کرائی ۔ تدفین کے موقع پر بھی قبرستان میں احباب جماعت نے شرکت کی ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم نوجوانی کے عالم سے موصی تھے۔آپ نیک،صالح،صوم وصلوٰۃ کے پابند،تہجدگزار ، اوردعاگوبزرگ تھے ۔ آپ کو لمباعرصہ بحیثیت سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید خدمات بجالانے کی توفیق ملی ۔اپنے بچوں میں نظام جماعت اور خلافت سے اطاعت اورمحبت کاجذبہ پیدا کیا۔ آپ کاخلافت سے اخلاص کاتعلق تھا۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم طاہراحمد وڑائچ صاحب براہیمپٹن ایسٹ ، مکرم خالد احمد وڑائچ صاحب وان ، چار بیٹیاں محترمہ طیبہ شریف صاحبہ بریڈفورڈایسٹ، محترمہ عطیۃ النصیر صاحبہ حدیقہ احمد، محترمہ شاہدہ عمر صاحبہ یوکے ، محترمہ راشدہ احمد صاحبہ آسٹریلیا یادگارچھوڑے ہیں۔

مکرم بشیراحمد صاحب

21؍جولائی 2024ء کو مکرم بشیراحمد صاحب بریمپٹن ویسٹ جماعت 76سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّـا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

21؍جولائی 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم میں سوا آٹھ بجے مرحوم کاچہرہ دکھایا گیا۔مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مغرب وعشاء کی نمازیں اداکرنے کے بعد مکرم علی رضا صاحب مربی سلسلہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 22 ؍جولائی کو تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم یاسرناصر صاحب مربی سلسلہ مالٹن نے دعاکرائی۔مرحوم مخلص احمدی تھے۔

پسماندگان میں چار بیٹے مکرم شیراز احمد صاحب، مکرم شہزادہ شہباز احمد صاحب ، مکرم خرم شہزاد صاحب اور مکرم فرازاحمد صاحب بریمپٹن ویسٹ جماعت یادگارچھوڑے ہیں۔

مکرم محمد جاوید اقبال صاحب

25؍جولائی 2024ء کو مکرم محمد جاوید اقبال صاحب ہملٹن جماعت 74سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّـا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

27؍جولائی 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم میں ایک بجے مرحوم کاچہرہ دکھایا گیا۔مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ظہر کی نماز اداکرنے کے بعد مکرم یاسر ناصر صاحب مربی سلسلہ مالٹن نے مرحوم کا ذکر کیا اوران کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اورمرحوم کے بھائی مکرم ظفر اقبال صاحب نے دعاکرائی۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ۔ نہایت مخلص احمدی، صوم وصلوٰۃ کے پابند، انہیں حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہم مکتب ہونے کا شرف حاصل تھا ۔2002ء اور2003ء میں افسر جلسہ گاہ بھی رہے ۔ خلافت سے اخلاص ومحبت کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ صباحت جاوید وینس صاحبہ،تین بیٹے مکرم ناصرجاوید وینس صاحب ، مکرم محسن جاوید وینس صاحب ، مکرم انس جاوید وینس صاحب ، دوبیٹیاں محترمہ سائرہ جاوید وینس صاحبہ اور محترمہ مائرہ جاوید وینس صاحبہ ہملٹن یادگارچھوڑی ہیں۔

محترمہ فہمیدہ اختر صاحبہ

25؍ جولائی 2024ء کو محترمہ فہمیدہ اختر صاحبہ بریڈفورڈ ایسٹ جماعت 84سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّـا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

28؍ جولائی 2024ء کو ایوان طاہر میں آٹھ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔اور احباب جماعت نے ان کے پسماندگان سے تعزیت کی ۔مسجد بیت الاسلام میں مغرب اورعشاء کی نمازیں اداکرنے کے بعد مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ وان نے مرحومہ کاذکرخیر کیااور

مکرم مولانا افضال احمد رؤف صاحب سابق امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ یوگنڈا نے اپنی والدہ کا نماز جنازہ پڑھایا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔ اگلے روز 29 جولائی کو بارہ بجے نیشنول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، متوکل علی اللہ اور دعاگو خاتون تھیں۔ ہمدرد وخیر خواہ، جودوسخا، صبر واستقامت، خلیق، ملنسار اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ ان کے اعلیٰ اخلاق، عادات واطوار، سلیقہ وقرینہ کا خاندان کے افراد پر گہرا اثر تھا۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم وتربیت کی۔ خلافت کے ساتھ صدق وصفا اور اخلاص ومحبت کا گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں چار بیٹے مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد رؤف صاحب سابق نیشنل سیکرٹری تعلیم کینیڈا، مکرم مولانا افضال احمد رؤف صاحب ٹرانٹو، مکرم امتیاز احمد رؤف صاحب، مکرم بشارت احمد رؤف صاحب وان، تین بیٹیاں محترمہ لبنیٰ شاہد صاحبہ، محترمہ شبانہ زاہد صاحبہ بریڈفورڈ، محترمہ رخسانہ جبار صاحبہ ہملٹن اور ایک بھائی مکرم انوار الحق صاحب یو کے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کے اور بھی اعزا واقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

محترمہ آمنہ خاں صاحبہ

26/ جولائی 2024ء کو محترمہ آمنہ خاں صاحبہ مسس ساگا جماعت 96 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

28/ جولائی 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم میں آٹھ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ اور احباب جماعت نے ان کے پسماندگان سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مکرم یاسر ناصر صاحب مربی سلسلہ مالٹن نے مرحومہ کا ذکر خیر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔ اگلے روز 29 جولائی کو بارہ بجے برامپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم عبد الماجد قریشی صاحب لوکل امیر مسس ساگا نے دعا کرائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابتداء سے ہی نظام وصیت میں شامل تھیں۔ آپ خالدِ احمدیت مولانا جلال الدین شمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھانجی تھیں۔

نہایت نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور دعاگو خاتون تھیں۔ قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔ ربوہ میں بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں تین بیٹے مکرم طاہر خاں صاحب مسس ساگا، مکرم ندیم خاں صاحب، مکرم نصیر خاں صاحب، امریکہ اور چار بیٹیاں محترمہ آنسہ خاں صاحبہ، محترمہ خالدہ لطیف خاں صاحبہ، محترمہ بشریٰ خاں صاحبہ اور مبارکہ اکبر صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم محمد حنیف صاحب

3/ اگست 2024ء کو مکرم محمد حنیف صاحب innisfil جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

5/ اگست 2024ء کو ایوان طاہر میں نماز مغرب سے قبل مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔ جس میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور پس ماندگان سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کی طویل خدمات کا ذکر فرمایا۔ اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب و خواتین نے بڑی تعداد میں شمولیت کی۔ اور اگلے روز 6/ اگست کو تین بجے برامپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی۔ وہاں بھی ایک بڑی تعداد میں اعزا واقارب اور احباب جماعت شامل ہوئے۔ اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ مکرم محمد لطیف صاحب کے بیٹے اور مکرم محمد شفیع صاحب کے پوتے تھے۔ جنہوں نے 1928ء میں احمدیت قبول کی۔ مرحوم کو اسیرِ راہِ مولا ہونے کا شرف حاصل رہا۔ آپ تیس سال ابوظہبی میں مقیم رہے۔ وہاں مقامی مرکز میں باقاعدگی سے نماز جمعہ ادا کرتے رہے۔ آپ 1990ء میں کینیڈا آئے۔ اور 1996ء میں اپنی زندگی جماعت کے لئے وقف کر دی۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، ایم ٹی اے پر حضور انور کا باقاعدہ خطبہ جمعہ سننے والے دعاگو بزرگ تھے۔ صابر وشاکر، متوکل علی اللہ، ہر دلعزیز، پرجوش داعی الی اللہ، بک سٹور، پھر شعبہ سمعی وبصری میں لمبا عرصہ خدمات بجالاتے رہے۔ پرانے مشن ہاؤس اور ایوان طاہر میں بڑی باقاعدگی سے تادم آخر آتے رہے۔ اور روزمرہ کی ڈاک کی ترسیل کا کام بڑی تندہی سے کرتے رہے۔ آپ نے بچوں کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ دی۔ مرحوم کا خلافت سے اخلاص ومحبت کا گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ، پانچ بیٹے مکرم محمد محمود صاحب کیلگری، مکرم وسیم احمد صاحب وان، مکرم محمد عثمان صاحب ملٹن ایسٹ، مکرم فرحان احمد صاحب کیچر، مکرم محمد ہارون صاحب، ممبر قضا بورڈ کینیڈا اور ایک بیٹی حمیرہ احسان صاحبہ اہلیہ مکرم احسان اللہ صاحب برامپٹن ایسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ شروع سے ہی اپنے بیٹے مکرم محمد ہارون صاحب کے ہاں قیام پذیر رہے۔ اس طرح انہیں تادم آخر دیگر بہن بھائیوں کے ساتھ خدمت بجالانے کی غیر معمولی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

مکرم عبد الحمید صاحب

7/ اگست 2024ء کو مکرم عبد الحمید صاحب ٹرانٹو ویسٹ جماعت 63 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

12/ اگست 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم میں ایک بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر کے بعد مکرم علی رضا صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔تین بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں ان کی تدفین ہوئی اور مکرم یاسر ناصر صاحب مربی سلسلہ مالٹن نے دعا کرائی۔

پسماندگان میں تین بھائی مکرم نیاز احمد طاہر صاحب، مکرم ریاض احمد صاحب امریکہ، مکرم سرفراز احمد صاحب یوکے، دو بہنیں محترمہ بریرہ یاسمین صاحبہ یوکے اور محترمہ بشریٰ لطیف صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ ناہید مبشر صاحبہ

11/ اگست 2024ء کو محترمہ ناہید مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد چڈہر صاحب بریمپٹن ایسٹ جماعت 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

12/ اگست 2024ء کو ایوان طاہر میں شام سات بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔مسجد بیت الاسلام میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 13/ اگست کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم اسفند سلیمان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔تجہیز و تکفین میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔آپ جماعت احمدیہ کے معروف شاعر مکرم ابراہیم شاد صاحب مرحوم کی پوتی تھیں۔اور مؤرخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مرحوم کی بھانجی تھیں۔مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، نرم دل، مالی قربانیوں میں پیش پیش، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی ہمدرد و خیر خواہ خاتون تھیں۔لجنہ اماء اللہ منڈی بہاوالدین میں مختلف حیثیتوں میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں شوہر مکرم مبشر احمد چڈہر صاحب، دو بیٹے مکرم مصور احمد منیب صاحب، مکرم ثمین احمد طاہر صاحب، ایک بیٹی محترمہ عفرا طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد گجر صاحب، بریمپٹن ایسٹ، دو بھائی مکرم منصور احمد ناصر صاحب بریمپٹن ویسٹ، مکرم خاتم احمد ظفر صاحب ونڈسر، دو بہنیں محترمہ منصورہ شفیق صاحبہ بریمپٹن ایسٹ، محترمہ نصرت رحمٰن صاحبہ پاکستان اور مکرم محمد اسحاق ساجد صاحب لوکل امیر ٹرانٹو مرحومہ کے چچا یادگار چھوڑے ہیں۔مرحومہ کے بعض اور اعزاواقارب بھی کینیڈا میں مقیم ہیں۔

محترمہ ناصرہ پروین ناز صاحبہ

8/ اگست 2024ء کو محترمہ ناصرہ پروین ناز صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد شاد صاحب، حلقہ احمدیہ ابوڈ آف پیس 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

14/ اگست 2024ء کو ایوان طاہر میں شام پونے سات بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔مسجد بیت الاسلام میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب انچارج حفظ القرآن سکول جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 15/ اگست کو بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مبشر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔تجہیز و تکفین میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نرم دل، مالی قربانیوں میں پیش پیش، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی ہمدرد و خیر خواہ خاتون تھیں۔انہیں قرآن کریم کی متعدد سورتیں زبانی مع ترجمہ یاد تھیں۔بچوں کے دل میں خدا کی محبت پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔لجنہ اماء اللہ ربوہ میں مختلف حیثیتوں میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں تین بیٹے مکرم محمد حسیب خاں صاحب ٹرانٹو، مکرم سہیل احمد یاسر صاحب کیلگری، مکرم محمود احمد ناصر صاحب پاکستان، تین بیٹیاں محترمہ سمیرا اسعد صاحبہ کیلگری، محترمہ سائرہ شاد صاحبہ، محترمہ یاسرا شاد صاحبہ، ایک پوتی محترمہ حافظہ طوبیٰ احمد صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔آمین!

”جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا“
(حدیث نبویؐ، ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)